اربعین

آخرت میں اللہ تعالیٰ کا اَنبیاء علیہم السلام اور اَولیاء و صالحین سے کلام کرنا

تُحفَةُ العُرَفَاء
فِي
الإِيمَانِ بِكَلَامِ اللهِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَالصُّلَحَاءِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز
MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

اربعین

آخرت میں اللہ تعالیٰ کا انبیاء علیہم السلام

اور اولیاء و صالحین سے کلام کرنا

تُحفَةُ العُرَفَاءِ

فِي

الإِيمَانِ بِكَلَامِ اللهِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَالصُّلَحَاءِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج:	محمد فاروق رانا
اِہتمامِ اِشاعت:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر ۱:	دسمبر 2015ء
تعداد:	1,200
قیمت:	

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المحتويات

١. كَـلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام ٧

﴿اللہ تعالیٰ کا انبیاء کرام علیہم السلام سے کلام فرمانا﴾

٢. كَلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ الْمَلَائِكَةِ ٦٧

﴿اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے کلام فرما ہونا﴾

٣. رِوَايَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى ٨١

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا﴾

٤. كَـلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ أَوْلِيَائِهٖ وَعِبَادِهِ الْمُحْسِنِيْنَ ٨٩

﴿اللہ تعالیٰ کا اولیاء و صالحین اور محسنین سے کلام فرمانا﴾

٥. كَلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٩٤

﴿روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا علماء سے کلام فرمانا﴾

٦. كَلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٩٧

﴿روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا شہداء سے کلام فرمانا﴾

٧. كَـلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ١٠٢

﴿اللہ تعالیٰ کا اَہلِ جنت سے کلام فرمانا﴾

٨. كَلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ١١١

﴿روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا عامۃ الناس سے کلام فرمانا﴾

المصادر والمراجع ١٢١

كَلامُهٗ تَعالٰی مَعَ الأَنْبِيَاءِ علیہم السلام

﴿اللہ تعالیٰ کا انبیاء کرام علیہم السلام سے کلام فرمانا﴾

اَلْقُرْآن

(١) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ. (البقرة، ٢/٢٥٣)

یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہِ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیّت دی (یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی)۔

(٢) وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○

(الشورٰی، ٤٢/٥١)

اور ہر بشر کی (یہ) مجال نہیں کہ اللہ اس سے (براہِ راست) کلام کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعے (کسی کو شانِ نبوت سے سرفراز فرما دے) یا پردے کے پیچھے سے (بات کرے جیسے موسیٰ علیہ السلام سے طورِ سینا پر کی) یا کسی فرشتے کو فرستادہ بنا کر

بھیجے اور وہ اُس کے اِذن سے جو اللہ چاہے وحی کرے (الغرض عالمِ بشریت کے لیے خطابِ اِلٰہی کا واسطہ اور وسیلہ صرف نبی اور رسول ہی ہوگا)، بے شک وہ بلند مرتبہ بڑی حکمت والا ہے○

کَـلامُہٗ تعَالٰی مَعَ آدَمَ علیہ السلام

اَلْقُرآن

(۱) قَالَ يٰـاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ‌ۚ فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّـكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ○ (البقرة، ٢/٣٣)

اللہ نے فرمایا: اے آدم! (اب تم) انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کرو، پس جب آدم (علیہ السلام) نے انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کیا تو (اللہ نے) فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) مخفی حقیقتوں کو جانتا ہوں، اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو○

(۲) وَقُلۡنَا يٰٓـاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ وَكُلَا مِنۡهَا رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ○ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيۡطٰنُ عَنۡهَا فَاَخۡرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيۡهِ‌ص وَقُلۡنَا اهۡبِطُوۡا

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرة، ۲/۳۵-۳۸)

اور ہم نے حکم دیا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہائش رکھو اور تم دونوں اس میں سے جو چاہو، جہاں سے چاہو کھاؤ، مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں (شامل) ہو جاؤ گے ○ پھر شیطان نے انہیں اس جگہ سے ہلا دیا اور انہیں اس (راحت کے) مقام سے جہاں وہ تھے الگ کر دیا، اور (بالآخر) ہم نے حکم دیا کہ تم نیچے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب تمہارے لیے زمین میں ہی معیّنہ مدت تک جائے قرار ہے اور نفع اٹھانا مقدّر کر دیا گیا ہے ○ پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے (عاجزی اور معافی کے) چند کلمات سیکھ لیے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرما لی، بے شک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ، پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو بھی میری ہدایت کی پیروی کرے گا، نہ ان پر کوئی خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

(۳) وَ يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَوَسْوَسَ لَهُمَا

الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ج فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ط وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○

(الأعراف، ٧/١٩-٢٥)

اور اے آدم! تم اور تمہاری زوجہ (دونوں) جنت میں سکونت اختیار کرو سو جہاں سے تم دونوں چاہو کھایا کرو اور (بس) اس درخت کے قریب مت جانا ورنہ تم دونوں حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ○ پھر شیطان نے دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کی شرمگاہیں جو ان (کی نظروں) سے پوشیدہ تھیں ان پر ظاہر کر دے اور کہنے لگا: (اے آدم و حوا!) تمہارے رب نے تمہیں اس درخت (کا پھل کھانے) سے نہیں روکا مگر (صرف اس لیے کہ اسے کھانے سے) تم دونوں فرشتے بن جاؤ گے (یعنی علائقِ بشری سے پاک ہو جاؤ گے) یا تم دونوں

(اس میں) ہمیشہ رہنے والے بن جاؤ گے (یعنی اس مقامِ قرب سے کبھی محروم نہیں کیے جاؤ گے)o اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بے شک میں تمہارے خیرخواہوں میں سے ہوںo پس وہ فریب کے ذریعے دونوں کو (درخت کا پھل کھانے تک) اتار لایا، سو جب دونوں نے درخت (کے پھل) کو چکھ لیا تو دونوں کی شرمگاہیں ان کے لیے ظاہر ہوگئیں اور دونوں اپنے (بدن کے) اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے تو ان کے رب نے انہیں ندا فرمائی کہ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت (کے قریب جانے) سے روکا نہ تھا اور تم سے یہ (نہ) فرمایا تھا کہ بے شک شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہےo دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم (نہ) فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گےo ارشادِ باری ہوا: تم (سب) نیچے اتر جاؤ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہیں اور تمہارے لیے زمین میں معیّن مدت تک جائے سکونت اور متاعِ حیات (مقرر کر دیے گئے ہیں گویا تمہیں زمین میں قیام و معاش کے دو بنیادی حق دے کر اتارا جا رہا ہے، اس پر اپنا نظامِ زندگی استوار کرنا)o ارشاد فرمایا: تم اسی (زمین) میں زندگی گزارو گے اور اسی میں مرو گے اور (قیامت کے روز) اسی میں سے نکالے جاؤ گےo

(٤) وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰیo فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰیo اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰیo وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا

فِيْهَا وَلَا تَضْحٰی○ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی○ فَاَکَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ز وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی○ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَهَدٰی○ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًام بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی لا فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی○ (طٰه، ٢٠/١١٦-١٢٣)

اور (وہ وقت یاد کریں) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: تم آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا○ پھر ہم نے فرمایا: اے آدم! بے شک یہ (شیطان) تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے، سو یہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے○ بے شک تمہارے لیے اس (جنت) میں یہ (راحت) ہے کہ تمہیں نہ بھوک لگے گی اور نہ برہنہ ہوگے○ اور یہ کہ تمہیں نہ یہاں پیاس لگے گی اور نہ دھوپ ستائے گی○ پس شیطان نے انہیں (ایک) خیال دلا دیا وہ کہنے لگا: اے آدم! کیا میں تمہیں (قربِ الٰہی کی جنت میں) دائمی زندگی بسر کرنے کا درخت بتا دوں اور (ایسی ملکوتی) بادشاہت (کا راز) بھی جسے نہ زوال آئے گا نہ فنا ہوگی○ سو دونوں نے (اس مقامِ قربِ الٰہی کی لازوال زندگی کے شوق میں) اس درخت سے پھل کھا لیا پس ان پر ان کے مقام ہائے سَتر ظاہر ہوگئے اور دونوں اپنے (بدن) پر جنت

(کے درختوں) کے پتے چپکانے لگے اور آدم (علیہ السلام) سے اپنے رب کے حکم (کو سمجھنے) میں فروگذاشت ہوئی (کہ ممانعت مخصوص ایک درخت کی تھی یا اس کی پوری نوع کی تھی، کیوں کہ آپ علیہ السلام نے پھل اس مخصوص درخت کا نہیں کھایا تھا بلکہ اسی نوع کے دوسرے درخت سے کھایا تھا، یہ سمجھ کر کہ شاید ممانعت اسی ایک درخت کی تھی) سو وہ (جنت میں دائمی زندگی کی) مراد نہ پا سکےo پھر ان کے رب نے انہیں (اپنی قربت و نبوت کے لیے) چن لیا اور ان پر (عفو و رحمت کی خاص) توجہ فرمائی اور منزلِ مقصود کی راہ دکھا دیo ارشاد ہوا: تم یہاں سے سب کے سب اتر جاؤ، تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے، پھر جب میری جانب سے تمہارے پاس کوئی ہدایت (وحی) آجائے، سو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) بدنصیب ہوگاo

اَلْحَدِيْث

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ. فَقَالَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ. فَحَمِدَ اللهَ بِإِذْنِهِ. فَقَالَ

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، ٥/٤٥٣، الرقم/٣٣٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٦٣، الرقم/١٠٠٤٦-١٠٠٤٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٣٢، الرقم/٢١٤.

لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، يَا آدَمُ. اِذْهَبْ إِلٰى أُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلٰى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٍ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوْا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى رَبِّهٖ. فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے،** وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو انہیں چھینک آئی، انہوں نے ’الحمد للہ‘ کہا اور اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے انہیں فرمایا: **يَرْحَمُكَ اللهُ**۔ اے آدم! تم ان فرشتوں کی طرف جاؤ۔ وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے۔ انہیں کہو: ’السلام علیکم‘۔ فرشتوں نے کہا: ’وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ‘۔ پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کا سلام ہے۔

اسے امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ، قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا**

٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم/٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا /٢٢٧، وابن

غَفَرْتَ لِي. فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِكَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ. فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ. فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وسیلے سے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! آپ نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کس

.... عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣٧/٧، وذكره ابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء/١٣٠، الرقم/٢٠٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٣١/١، ٢٩١/٢، ٦/١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٦/١۔

طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب آپ نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق فرمایا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر ﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ﴾ لکھا ہوا دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کے نام کے ساتھ اُسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا ہے، مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اُن کے وسیلہ سے مجھ سے دعا مانگو۔ میں نے تمہیں معاف فرما دیا ہے اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں آپ کو بھی پیدا نہ کرتا۔

اسے امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٨٢، الرقم/٩٩٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٦/٣١٣، الرقم/٦٥٠٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/٩٤۔

مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلٰی عَرْشِکَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَی اللهُ ﷻ إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے (غیر اِرادی) لغزش سرزد ہوئی تو اُنہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کیا: (یا اللہ!) میں (تجھ سے، تیرے محبوب) محمد (مصطفیٰ ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد کون ہیں؟ حضرت آدم نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام بابرکت ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا؛ وہاں میں نے ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ﴾ لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ تیرے ہاں اِس ہستی سے بڑھ کر کوئی قدر و منزلت والا نہیں، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہوا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل

فرمائی: اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی اُمت بھی تمہاری نسل کی آخری اُمت ہو گی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى آدَمَ ؑ: يَا آدَمُ، مَنْ أَحَبَّ حَبِيْبًا صَدَّقَ قَوْلَهُ، وَمَنْ أَنَسَ بِحَبِيْبِهِ رَضِيَ فِعْلَهُ، وَمَنِ اشْتَاقَ إِلَيهِ جَدَّ فِي مَسِيْرِهِ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کی طرف وحی فرمائی: اے آدم! جو شخص کسی کو محبوب بنا لیتا ہے تو اُس کی (ہر) بات کی (قولاً وعملاً) تصدیق کرتا ہے، جو شخص اپنے محبوب سے مانوس ہوتا ہے تو اُس کے ہر فعل پر راضی رہتا ہے اور جو شخص اس سے ملنے کا مشتاق ہوتا ہے تو وہ جادۂ محبوب پر گامزن ہو جاتا ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦٨۔

کَلامُہٗ تَعَالٰی مَعَ إِبْرَاھِیْمَ علیہ السلام

اَلْقُرْآن

(۱) وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ○ (البقرة، ۲/ ۱۲۵)

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا، اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقامِ نماز بنا لو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو○

(۲) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰـکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ (البقرة، ۲/ ۲۶۰)

اور (وہ واقعہ بھی یاد کریں) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کیا: میرے رب!

مجھے دکھا دے کہ تُو مُردوں کو کس طرح زندہ فرماتا ہے؟ ارشاد ہوا: کیا تم یقین نہیں رکھتے؟ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں (یقین رکھتا ہوں) لیکن (چاہتا ہوں کہ) میرے دل کو بھی خوب سکون نصیب ہو جائے، ارشاد فرمایا: سو تم چار پرندے پکڑ لو پھر انہیں اپنی طرف مانوس کر لو پھر (انہیں ذبح کر کے) ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں بلاؤ وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آ جائیں گے، اور جان لو کہ یقیناً اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے○

(٣) فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی ط قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ○ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ○ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ○ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ○

(الصافات، ٣٧/١٠٢-١٠٧)

پھر جب وہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے ساتھ دوڑ کر چل سکنے (کی عمر) کو پہنچ گیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں سو غور کرو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ (اسماعیل علیہ السلام نے) کہا ابّا جان! وہ کام (فوراً) کر ڈالیے جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے○ پھر جب دونوں (رضائے

الٰہی کے سامنے) جھک گئے (یعنی دونوں نے مولا کے حکم کو تسلیم کرلیا) اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اسے پیشانی کے بل لِٹا دیا (اگلا منظر بیان نہیں فرمایا)o اور ہم نے اسے ندا دی کہ اے ابراہیم!o واقعی تم نے اپنا خواب (کیا خوب) سچّا کر دکھایا۔ بے شک ہم محسنوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (سو تمہیں مقامِ خلّت سے نواز دیا گیا ہے)o بے شک یہ بہت بڑی کھلی آزمائش تھیo اور ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے ساتھ اِس کا فدیہ کر دیاo

اَلْحَدِيْث

٤. عَنْ سَعِيْدٍ، أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام أَوَّلُ مَنْ رَأَى الشَّيْبَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: اَلْوَقَارُ. قَالَ: يَا رَبِّ، زِدْنِي وَقَارًا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت سعید سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنا بڑھاپا (سفید بالوں کو) دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وقار (کی علامت) ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض

٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٣١، الرقم/٣١٨٣٢، والبخاري في الأدب المفرد/٤٢٨، الرقم/١٢٥٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٢٠٠، وذكره النووي في تهذيب الأسماء واللغات، ١/١١٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ١/١٧٥۔

کیا: اے میرے رب میرے وقار میں اور اضافہ فرما۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے اور بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ: يَا خَلِيْلِي، حَسِّنْ خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكَافِرِ، تَدْخُلُ مَدْخَلَ الْأَبْرَارِ، فَإِنَّ كَلِمَتِي سَبَقَتْ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ أَنْ أُظِلَّهُ تَحْتَ عَرْشِي، وَأَنْ أَسْقِيَهُ مِنْ حَظِيْرَةِ قُدْسِي، وَأَنْ أُدْنِيَهُ مِنْ جِوَارِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْقَزْوِيْنِيُّ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم ﷺ کی طرف وحی فرمائی: اے میرے خلیل! اپنے خلق کو نہایت حسین رکھو خواہ کسی کافر کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، تم نیکو کاروں کے ٹھکانے میں داخل ہو

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣١٥، الرقم/٦٥٠٦، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٣٣١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول ﷺ، ٣/٩٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٣٩-١٤٠، الرقم/٤٩٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٢٢٤-٢٢٥۔

جاؤ گے۔ بلاشبہ میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں اچھے اخلاق کے حامل شخص کو اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دوں گا، اسے اپنی بارگاہِ خاص (کے چشمے) سے پلاؤں گا اور اُسے اپنے قربِ (خاص) سے نوازوں گا‘۔

اسے امام طبرانی، قزوینی، حکیم ترمذی، دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام سَأَلَ رَبَّهُ عزوجل، قَالَ: يَا رَبِّ، مَا جَزَاءُ مَنْ حَمِدَكَ؟ قَالَ: الْحَمْدُ مِفْتَاحُ الشُّكْرِ وَخَاتَمُ الشُّكْرِ، وَالْحَمْدُ يَعْرُجُ بِهٖ إِلٰى عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ربّ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے پروردگار! تیری حمد کرنے والے کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’حمد‘ شکر کی چابی اور شکر کی مہر ہے۔ ’حمد‘ بندے کو رب العالمین کے عرش کی طرف عروج دلاتی ہے۔

اسے امام دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور ہندی نے بیان کیا ہے۔

٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٢٣، الرقم/٨٥٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٢٤٢، وعزاه الهندي إلى الديلمي في كنز العمال، ١/٢٣٨، الرقم/٢٠٤٢۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: إِلٰهِي، لَوْلَا أَنْتَ كَيْفَ كُنْتُ أَعْرِفُ مَنْ أَنْتَ؟(١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ.

سیدنا ابراہیم* عليه السلام *نے عرض کیا: یا اللہ! اگر تیرا کرم نہ ہوتا تو میں تیری عظمت کو کیسے پہچان پاتا؟

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

كَلامُهُ تَعَالٰى مَعَ أَيُّوبَ عليه السلام

اَلْقُرآن

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوبَ م اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ○ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ج هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ○ وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ○ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ط اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○ (صٓ، ٣٨/٤١-٤٤)

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٥٣۔

اور ہمارے بندے ایّوب (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے بڑی اذیّت اور تکلیف پہنچائی ہے○ (ارشاد ہوا:) تم اپنا پاؤں زمین پر مارو، یہ (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے نہانے کے لیے اور پینے کے لیے○ اور ہم نے اُن کو اُن کے اہل و عیال اور اُن کے ساتھ اُن کے برابر (مزید اہل و عیال) عطا کر دیے، ہماری طرف سے خصوصی رحمت کے طور پر، اور دانشمندوں کے لیے نصیحت کے طور پر○ (اے ایوب!) تم اپنے ہاتھ میں (سَو) تنکوں کی جھاڑو پکڑ لو اور (اپنی قسم پوری کرنے کے لیے) اس سے (ایک بار اپنی زوجہ کو) مارو اور قسم نہ توڑو، بے شک ہم نے اسے ثابت قدم پایا، (ایّوب علیہ السلام) کیا خوب بندہ تھا، بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والا تھا○

اَلْحَدِيْث

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: بَيْنَا أَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الغسل، باب من اغتسل عريانا وحده في الخلوة ومن تستر فالتستر أفضل، ١/١٠٧، الرقم/٢٧٥، وأيضًا في كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى:﴿وأيوب إذ نادى ربه﴾، ٣/١٢٤٠، الرقم/٣٢١١، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ﴿ويريدون أن يبدلوا كلام الله﴾، ٦/٢٧٢٣، الرقم/٧٠٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٤،

عُرۡيَانًا فَخَرَّ عَلَيۡهِ جَرَادٌ مِنۡ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوۡبُ يَحۡتَثِي فِي ثَوۡبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ: يَا أَيُّوۡبُ، أَلَمۡ أَكُنۡ أَغۡنَيۡتُکَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى، وَعِزَّتِکَ، وَلٰكِنۡ لَا غِنٰى بِي عَنۡ بَرَكَتِکَ.

رَوَاهُ الۡبُخَارِيُّ وَأَحۡمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام بے لباسی کی حالت میں (کسی بند اور محفوظ جگہ پر) غسل فرما رہے تھے تو ان پر (مزید پردہ کرنے کے لیے) سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام انہیں اپنے کپڑے میں جمع فرمانے لگے۔ ان کے رب نے انہیں ندا دی: اے ایوب! کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا جو کچھ تو دیکھ رہا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں! تیری عزت کی قسم! میں (دنیا سے ضرور بے نیاز ہوں مگر) ہرگز تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

اسے امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُمۡطِرَ عَلٰى أَيُّوۡبَ جَرَادٌ

.... الرقم/٨١٤٤، والنسائي في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب الاستتار عند الاغتسال، ١/٢٠٠، الرقم/٤٠٩۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٤، ٥١١، الرقم/٨٠٢٥، ١٠٦٤٦، والطيالسي في المسند، ١/٣٢٢، الرقم/٢٤٥٥،

مِنْ ذَهَبٍ – وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: فَرَاشٌ – فَجَعَلَ يَلْتَقِطُهُ. فَقَالَ: يَا أَيُّوبُ، أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، وَمَنْ يَشْبَعُ مِنْ رَحْمَتِكَ؟ أَوْ قَالَ: مِنْ فَضْلِكَ: قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ لَا غِنًى بِي عَنْ فَضْلِكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کی ٹڈیاں بصورتِ بارش برسنے لگیں (حدیث مبارکہ کے ایک راوی عبد الصمد کا کہنا ہے کہ تتلیاں برسنے لگیں)۔ حضرت ایوب علیہ السلام ٹڈیوں کو جمع فرمانے لگے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تمہیں رزق میں فراخی عطا نہیں فرمائی؟ وہ عرض گزار ہوئے: اے پروردگار! (بے شک ایسا ہی ہے مگر) تیری رحمت اور فضل سے کون سیر ہو سکتا ہے؟ راوی عبد الصمد کا کہنا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن تیرے فضل سے میری بے نیازی کیسے ممکن ہے؟

.... والحميدي في المسند، ٢/٤٥٧، الرقم/١٠٦٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٣٦، الرقم/٤١١٦، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/٧٥، الرقم/٢٥٣٣، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/٤٤، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٩٠۔

اسے امام احمد، طیالسی اور حمیدی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

كَلامُهٗ تعَالٰی مَعَ يُونُسَ عليه السلام

اَلْقُرْآن

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ○

(الأنبياء، ٢١/ ٨٧-٨٨)

اور ذو النون (مچھلی کے پیٹ والے نبی عليه السلام کو بھی یاد فرمایئے) جب وہ (اپنی قوم پر) غضب ناک ہو کر چل دیے پس انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ ہم ان پر (اس سفر میں) کوئی تنگی نہیں کریں گے پھر انہوں نے (دریا، رات اور مچھلی کے پیٹ کی تہہ در تہہ) تاریکیوں میں (پھنس کر) پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا○ پس ہم نے ان کی دعا قبول فرما لی اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں○

اَلْحَدِيْث

۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى علیہ السلام، عَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قِطْوَانِيَّتَانِ، يُلَبِّي؛ تُجِيْبُهُ الْجِبَالُ. وَاللهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَهُ: لَبَّيْكَ يَا يُوْنُسُ، هَا أَنَا مَعَكَ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یونس بن متّٰی علیہ السلام کو (گویا اس حال میں) دیکھ رہا ہوں کہ ان پر دو قطوانی چادریں ہیں اور وہ تلبیہ (**لبیک اللّٰھم لبیک**) کہہ رہے ہیں، اور پہاڑ اُنہیں (ان کلمات کا) جواب دے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے فرما رہا ہے: اے یونس! میں تمہارا تلبیہ سن رہا ہوں، یہ دیکھو میں تمہارے ساتھ ہوں۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے اور ہندی نے بیان کیا ہے۔

۹: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۳/۲۸۱، الرقم/۴۸۴۸، وعزاه الهندي إلى الدارقطني في كنز العمال، ۱۱/۲۳۶، الرقم/۳۲۴۲۴۔

كَلامُهُ تَعَالٰى مَعَ مُوسٰى علیہ السلام

اَلْقُرْآن

(١) وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْکَ ط وَكَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ○ (النساء، ٤/ ١٦٤)

اور (ہم نے کئی) ایسے رسول (بھیجے) ہیں جن کے حالات ہم (اس سے) پہلے آپ کو سنا چکے ہیں اور (کئی) ایسے رسول بھی (بھیجے) ہیں جن کے حالات ہم نے (ابھی تک) آپ کو نہیں سنائے اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے (بلاواسطہ) گفتگو (بھی) فرمائی ○

(٢) قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُکَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ زصلے فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُکَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

(الأعراف، ٧/ ١٤٤)

ارشاد ہوا: اے موسیٰ! بے شک میں نے تمہیں لوگوں پر اپنے پیغامات اور اپنے کلام کے ذریعے برگزیدہ و منتخب فرما لیا۔ سو میں نے تمہیں جو کچھ عطا فرمایا ہے اسے تھام لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ ○

(٣) وَمَا تِلْکَ بِيَمِيْنِکَ يٰمُوْسٰى ○ قَالَ هِيَ عَصَايَ ج اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ○ قَالَ اَلْقِهَا

يٰمُوْسٰى ○ فَاَلْقٰـهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ○ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ قف
سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ○ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ○ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ○
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ○ (طٰہٰ، ۲۰/۱۷-۲۴)

اور یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ اے موسیٰ! ○ انہوں نے کہا یہ میری لاٹھی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور میں اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لیے کئی اور فائدے بھی ہیں ○ ارشاد ہوا: اے موسیٰ! اسے (زمین پر) ڈال دو ○ پس انہوں نے اسے (زمین پر) ڈال دیا تو وہ اچانک سانپ ہوگیا (جو اِدھر اُدھر) دوڑنے لگا ○ ارشاد فرمایا: اسے پکڑلو اور مت ڈرو ہم اسے ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ○ اور (حکم ہوا) اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبالو وہ بغیر کسی بیماری کے سفید چمکدار ہوکر نکلے گا (یہ) دوسری نشانی ہے ○ یہ اس لیے (کر رہے ہیں) کہ ہم تمہیں اپنی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں ○ تم فرعون کے پاس جاؤ وہ (نافرمانی وسرکشی میں) حد سے بڑھ گیا ہے ○

(۴) وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ○ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى
اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ○ (طٰہٰ، ۲۰/۸۳-۸۴)

اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (پہلے طور پر آ جانے میں) جلدی

کیوں کی○ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: وہ لوگ بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میں نے (غلبۂ شوق و محبت میں) تیرے حضور پہنچنے میں جلدی کی ہے اے میرے رب! تاکہ تو راضی ہوجائے○

(٥) اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ○ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ○ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ○ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ○ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ○ (النمل، ٢٧/٧-١٤)

(وہ واقعہ یاد کریں) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے (یا مجھے ایک آگ میں شعلہ انس و محبت نظر آیا ہے)،

عنقریب میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی خبر لاتا ہوں (جس کے لیے مدت سے دشت و بیاباں میں پھر رہے ہیں) یا تمہیں (بھی اس میں سے) کوئی چمکتا ہوا انگارا لا دیتا ہوں تاکہ تم (بھی اس کی حرارت سے) تپ اٹھوo پھر جب وہ اس کے پاس آ پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے جو اس آگ میں (اپنے حجاب نور کی تجلّی فرما رہا) ہے اور وہ (بھی) جو اس کے آس پاس (اُلوہی جلووں کے پرتو میں) ہے، اور اللہ (ہر قسم کے جسم و مثال سے) پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہےo اے موسیٰ! بے شک وہ (جلوہ فرمانے والا) میں ہی اللہ ہوں جو نہایت غالب حکمت والا ہےo اور (اے موسیٰ!) اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دو، پھر جب (موسیٰ نے لاٹھی کو زمین پر ڈالنے کے بعد) اسے دیکھا کہ سانپ کی مانند تیز حرکت کر رہی ہے تو (فطری ردِعمل کے طور پر) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (ارشاد ہوا): اے موسیٰ! خوف نہ کرو بے شک پیغمبر میرے حضور ڈرا نہیں کرتےo مگر جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد (اسے) نیکی سے بدل دیا تو بے شک میں بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہوںo اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر ڈالو وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکدار (ہوکر) نکلے گا (یہ دونوں اللہ کی) نو نشانیوں میں (سے) ہیں۔ (انہیں لے کر) فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ۔ بے شک وہ نافرمان قوم ہیںo پھر جب ان کے پاس ہماری نشانیاں واضح اور روشن ہو کر پہنچ گئیں تو وہ کہنے لگے کہ یہ کھلا جادو ہےo اور انہوں نے ظلم اور تکبّر کے طور پر ان کا سراسر انکار کر دیا حالاں کہ ان کے دل ان

(نشانیوں کے حق ہونے) کا یقین کر چکے تھے۔ پس آپ دیکھئے کہ فساد بپا کرنے والوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا○

(٦) فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ج قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ○ فَلَمَّآ اَتٰـهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰـلَمِيْنَ○ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ط فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ط يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ قف اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ○ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ز وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ○ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ○ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ز اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ○ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ج بِاٰيٰتِنَآ ج اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ○ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا

الْاَوَّلِیْنَo وَ قَالَ مُوْسٰی رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ط اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَo

(القصص، ۲۸/ ۲۹-۳۷)

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے مقررہ مدت پوری کرلی اور اپنی اہلیہ کو لے کر چلے (تو) انہوں نے طور کی جانب سے ایک آگ دیکھی (وہ شعلۂ حسنِ مطلق تھا جس کی طرف آپ کی طبیعت مانوس ہوگئی) انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: تم (یہیں) ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔ شاید میں تمہارے لیے اس (آگ) سے کچھ (اُس کی) خبر لاؤں (جس کی تلاش میں مدتوں سے سرگرداں ہوں) یا آتشِ (سوزاں) کی کوئی چنگاری (لادوں) تاکہ تم (بھی) تپ اٹھوo جب موسیٰ (علیہ السلام) وہاں پہنچے تو وادئ (طور) کے دائیں کنارے سے با برکت مقام میں (واقع) ایک درخت سے آواز دی گئی کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں (جو) تمام جہانوں کا پروردگار (ہوں)o اور یہ کہ اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دو پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اسے دیکھا کہ وہ تیز لہراتی تڑپتی ہوئی حرکت کر رہی ہے گویا وہ سانپ ہو، تو پیٹھ پھیر کر چل پڑے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا، (ندا آئی) اے موسیٰ! سامنے آؤ اور خوف نہ کرو، بے شک تم امان یافتہ لوگوں میں سے ہوo اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکدار ہوکر نکلے گا اور خوف (دور کرنے کی غرض) سے اپنا بازو اپنے (سینے کی) طرف سکیڑ لو پس تمہارے رب کی جانب سے یہ دو دلیلیں فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف (بھیجنے اور

مشاہدہ کرانے کے لیے) ہیں، بے شک وہ نافرمان لوگ ہیںo (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: اے پروردگار! میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گےo اور میرے بھائی ہارون (علیہ السلام)، وہ زبان میں مجھ سے زیادہ فصیح ہیں سو انہیں میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج دے کہ وہ میری تصدیق کر سکیں میں اس بات سے (بھی) ڈرتا ہوں کہ (وہ) لوگ مجھے جھٹلائیں گےo ارشاد فرمایا: ہم تمہارا بازو تمہارے بھائی کے ذریعے مضبوط کر دیں گے۔ اور ہم تم دونوں کے لیے (لوگوں کے دلوں میں اور تمہاری کاوشوں میں) ہیبت و غلبہ پیدا کیے دیتے ہیں۔ سو وہ ہماری نشانیوں کے سبب سے تم تک (گزند پہنچانے کے لیے) نہیں پہنچ سکیں گے، تم دونوں اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے غالب رہیں گےo پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری واضح اور روشن نشانیاں لے کر آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو من گھڑت جادو کے سوا (کچھ) نہیں ہے۔ اور ہم نے یہ باتیں اپنے پہلے آباء و اجداد میں (کبھی) نہیں سنی تھیںo اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرا رب اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو (بھی) جس کے لیے آخرت کے گھر کا انجام (بہتر) ہوگا، بے شک ظالم فلاح نہیں پائیں گےo

اَلْحَدِيْث

١٠. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسٰى آخَرُ. فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم أَنَّ مُوْسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا. فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهٗ: بَلٰى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: أَيْ رَبِّ، وَمَنْ لِي بِهٖ؟ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: أَيْ رَبِّ، وَكَيْفَ لِي بِهٖ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوْتًا فَتَجْعَلُهٗ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: *میں نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما*

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، ٣/١٢٤٦، الرقم/٣٢١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب من فضائل الخضر عليه السلام، ٤/١٨٤٧، الرقم/٢٣٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١١٨، الرقم/٢١١٥٥، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الكهف، ٥/٣٠٩، الرقم/٣١٤٩۔

کی خدمت میں عرض کیا کہ نوف بکالی کا گمان ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے بلکہ یہ کوئی اور موسیٰ ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اس خدا کے دشمن نے غلط بیانی کی ہے۔ ہم سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (براہ راست) سن کر یہ حدیث بیان فرمائی کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال کیا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے جواب دیا: میں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو اللہ کی جانب منسوب نہیں کیا تھا۔ اس پر (اللہ تعالیٰ نے) ان سے فرمایا: اچھا (اے موسیٰ)! دو دریاؤں کے سنگم پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے بھی زیادہ صاحبِ علم ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے: اے پروردگار! مجھے اس بندے تک کون پہنچائے گا؟ شاید سفیان نے یہ الفاظ روایت کیے: اے پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا: تم ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لو، جہاں تم مچھلی نہ پاؤ، میرا وہ بندہ وہیں ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١. عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنبَرِ

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٧٦، الرقم/١٨٩، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، ومن سورة السجدة، ٥/٣٤٧، الرقم/٣١٩٨، وابن

يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، يَقُوْلُ: إِنَّ مُوسٰى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ: أَي رَبِّ، أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَدْنٰى مَنْزِلَةً؟ قَالَ: رَجُلٌ يَأْتِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ: كَيْفَ أَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضٰى أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، أَي رَبِّ، قَدْ رَضِيْتُ. فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ. فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ، أَي رَبِّ. فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهِ. فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ، أَي رَبِّ. فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور آپ نے منبر پر تشریف فرما ہوتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا: اے میرے رب! سب

.... حبان في الصحيح، ١٤/٩٩، الرقم/٦٢١٦، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٢١، الرقم/٨٤٥، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٨، الرقم/٣٥٣، والحميدي في المسند، ٢/٣٣٥، الرقم/ ٧٦١۔

سے کم درجے والا جنتی کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد آخر میں آئے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا (جنت میں) داخل ہو جا۔ وہ کہے گا: کیسے داخل ہوں جبکہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ چکے اور انہوں نے جو کچھ لینا تھا وہ لے لیا؟ (اب تو کوئی بھی جگہ نہیں بچی ہوگی) اس سے کہا جائے گا: کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیرے لیے جنت میں اتنی وسعت ہو، جتنی کسی دنیوی بادشاہ کے لیے ہوتی ہے؟ وہ عرض کرے گا: ہاں، اے رب! مجھے پسند ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا: تیرے لیے اُتنا مقرر کر دیا ہے اور مزید اس کے برابر۔ (ایسا تین مرتبہ فرمایا یعنی تین گنا مزید ہے۔) وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ کہا جائے گا: تجھے یہ سب کچھ اور دس گنا مزید بھی دیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا: اس کے علاوہ تجھے وہ کچھ بھی ملے گا جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں (گویا جنت میں کم ترین درجہ بھی دنیا کی بادشاہتوں سے زیادہ وسعت اور عظمت والا ہوگا)۔

اِسے امام مسلم، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلَ مُوْسٰى رَبَّهُ

١٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب التاريخ، باب ذكر سؤال كليم الله ربه عن خصال سبع، ١٤/١٠٠-١٠١، الرقم/٦٢١٧،

عَنْ سِتِّ خِصَالٍ ...... قَالَ: يَا رَبِّ، أَيُّ عِبَادِكَ أَتْقٰى؟ قَالَ: الَّذِي يَذْكُرُ وَلَا يَنْسٰى. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَهْدٰى؟ قَالَ: الَّذِي يَتْبَعُ الْهُدٰى. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَحْكُمُ؟ قَالَ: الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهٖ. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعْلَمُ؟ قَالَ: عَالِمٌ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ، يَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ إِلٰى عِلْمِهٖ. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعَزُّ؟ قَالَ: الَّذِي إِذَا قَدَرَ غَفَرَ. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَغْنٰى؟ قَالَ: الَّذِي يَرْضٰى بِمَا يُؤْتٰى. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَفْقَرُ؟ قَالَ: صَاحِبٌ مَنْقُوْصٌ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ ظَهْرٍ، إِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ غِنَاهُ فِي نَفْسِهٖ وَتُقَاهُ فِي قَلْبِهٖ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ شَرًّا جَعَلَ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ مُخْتَصَرًا وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ربّ سے چھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا ...... آپ نے عرض کیا: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون زیادہ متقی ہے؟ اللہ

...... والدارمي عن عطاء بالاختصار في السنن، ١/١١٤، الرقم/٣٦٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٠۔

تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو مجھے (ہمہ وقت) یاد رکھتا ہے اور مجھے کبھی بھلاتا نہیں۔ پھر عرض کیا: تیرے بندوں میں کون زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟ فرمایا: جو (ہمیشہ) ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ پھر عرض کیا: تیرے بندوں میں کون زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا ہے؟ فرمایا: جو لوگوں کے لیے بھی ایسا ہی فیصلہ کرتا ہے جیسا اپنے لیے کرتا ہے۔ پھر عرض کیا: تیرے بندوں میں بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ عالم جو کبھی علم سے سیر نہیں ہوتا اور (دوسرے اَہلِ علم) لوگوں کے علم کو بھی اپنے علم کے ساتھ جمع کرتا رہتا ہے (یعنی دیگر اَہلِ علم سے استفادہ کو عار نہیں سمجھتا اور ہر وقت اپنے علم میں اضافہ کرتا رہتا ہے)۔ پھر عرض کیا: تیرے بندوں میں کون زیادہ عزت والا ہے؟ فرمایا: وہ جسے بدلہ لینے پر قدرت حاصل ہو، تب بھی معاف کر دے۔ پھر عرض کیا: تیرے بندوں میں زیادہ مال دار کون ہے؟ فرمایا: جسے جس قدر ملے وہ اُسی پر راضی ہو جائے۔ پھر عرض کیا: تیرے بندوں میں زیادہ فقیر کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس کی نیکیاں (حقوق العباد کا بدلہ ادا کرتے کرتے) کم رہ جائیں گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیری یہ نہیں کہ بندے کے پاس مال ہو، بلکہ اصل امیری یہ ہے کہ بندے کا نفس بے نیاز ہو جائے، جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو غنیٰ (یعنی بے نیازی) اُس کے نفس میں ڈال دیتا ہے اور تقویٰ اس کے دل میں ڈال دیتا ہے؛ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی نہیں کرنا چاہتا تو غریبی اس کی نظروں کے سامنے رکھ دیتا ہے (یعنی ہر وقت اُسے غریب ہونے کی فکر دامن گیر رہتی ہے اور وہ اس سے نجات حاصل کرنے

کے لیے ہر ناجائز حربہ استعمال کرتا ہے)۔

اسے امام ابن حبان نے، دارمی نے مختصراً اور ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا كَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى، كَانَ يُبْصِرُ دَبِيْبَ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ مِنْ مَسِيْرَةِ عَشْرَةِ فَرَاسِخَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو وہ تاریک رات میں دس فرسخ (تقریباً تیس میل) کی مسافت سے چٹان پر چیونٹی کا رینگنا (یعنی چلنا) دیکھ لیتے تھے (یہ نورِ الٰہی کی اِنعکاسی تجلیّات کا اثر تھا جس نے آپ کی بصارت میں اِس قدر اضافہ فرما دیا تھا)۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ:

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٦٥، الرقم/٧٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٢٤، الرقم/٥٣٠١، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٠٣.

مَكَثَ مُوسٰى ﷺ بَعْدَ أَنْ كَلَّمَهُ اللهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.(١)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ.

حضرت ابو حویرث عبد الرحمٰن بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے بعد چالیس دن تک ایک جگہ ٹھہرے رہے (کیوں کہ) جو بھی اُن کو دیکھتا تھا وہ اللہ رب العالمین کے نور کی تاب نہ لاتے ہوئے فوت ہو جاتا تھا (سو آپ علیہ السلام نے اس وجہ سے چالیس دن لوگوں سے دور، خلوت میں گزارے تا کہ وقت گزرنے سے آپ کے چہرۂ انور پر انوارِ الٰہیہ کا پرتو، قابلِ برداشت ہو سکے۔ گویا اس عرصہ میں انوار اندر جذب ہو جائیں)۔

اِسے امام حاکم اور عبد اللہ بن اَحمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ الَّتِي أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ، إِنَّ اللهَ قَالَ لِمُوسٰى:

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٩، الرقم/٤١٠١، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٢٧٨، الرقم/١٠٩٧، وابن معين في التاريخ (رواية الدوري)، ٣/١٨٣، الرقم/٨٢٤، وذكره الذهبي في ميزان الاعتدال، ٤/٣١٩، ٧/١٥۔

أَتَدْرِي لِأَيِّ شَيءٍ كَلَّمْتُکَ؟ قَالَ: لِأَيِّ شَيءٍ؟ قَالَ: لِأَنِّي اطَّلَعْتُ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَلَمْ أَرَ قَلْبًا أَشَدَّ حُبًّا لِي مِنْ قَلْبِکَ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ.

ایک روایت میں وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کسی آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے کس سبب سے تمہیں شرفِ کلام بخشا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: (باری تعالیٰ! ارشاد فرما) کس سبب سے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس لیے کہ میں نے (اس زمانے میں تمام) بندوں کے دلوں کا حال دیکھا اور میں نے کوئی دل ایسا نہیں پایا جو تمہارے دل سے زیادہ میری محبت میں گرفتار ہو۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور ذہبی نے بیان کیا ہے۔

١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى عليه السلام:

---

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦١/٥٢-٥٣، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢٥/٣٢٥.

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٤٢، الرقم/١١٤، وابن حيان في العظمة، ٢/٤٥٢-٤٥٣، الرقم/٢٢، وابن المبارك في

هَلْ يُصَلِّي رَبُّکَ؟ فَقَالَ مُوْسٰى: اِتَّقُوا اللهَ يَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ. فَقَالَ اللهُ لِمُوْسٰى: مَاذَا قَالَ لَکَ قَوْمُکَ؟ قَالَ: يَا رَبِّي، مَا قَدْ عَلِمْتَ؟ قَالُوْا: هَلْ يُصَلِّي رَبُّکَ؟ قَالَ: فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ صَلَاتِي عَلٰى عِبَادِي أَنْ تَسْبِقَ رَحْمَتِي غَضَبِي، لَوْلَا ذٰلِکَ لَأَهْلَكْتُهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت انس بن مالک ﷛ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ ﷤ سے سوال کیا: کیا آپ کا ربّ بھی نماز پڑھتا ہے؟ اس پر موسیٰ ﷤ نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! اللہ سے ڈرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ﷤ سے فرمایا: آپ کی قوم نے آپ سے کیا کہا تھا؟ موسیٰ ﷤ نے عرض کیا: (اے میرے رب! وہی) جو تجھے معلوم ہے؟ انہوں نے کہا تھا: کیا آپ کا ربّ بھی نماز پڑھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں بتا دو کہ میری صلوٰۃ میرے بندوں پر یہی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ جائے، اگر ایسا نہ ہوتا تو میں (ان کے گناہوں کے سبب) اُن سب کو ہلاک کر دیتا۔

.... الزهد/٣٧٠، الرقم/١٠٥١، والديلمي في مسند الفردوس، ١٩٧/٣، الرقم/٤٥٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/١٢١-١٢٢، الرقم/١٢١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٥٧/٦١۔

اسے امام طبرانی، ابن حیان، ابن المبارک، دیلمی، مقدسی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے، جب کہ الفاظ ابن المبارک کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: قَالَ مُوسٰى: يَا رَبِّ، وَدِدْتُ أَنِّي أَعْلَمُ مَنْ تُحِبُّ مِنْ عِبَادِکَ فَأُحِبُّهُ. قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ عَبْدِي كَثَّرَ ذِكْرِي فَأَنَا أَذِنْتُ لَهُ فِي ذٰلِکَ وَأَنَا أُحِبُّهُ، وَإِذَا رَأَيْتَ عَبْدِي لَا يَذْكُرُنِي فَأَنَا حَجَبْتُهُ عَنْ ذٰلِکَ وَأَنَا أُبْغِضُهُ. (١)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تیرے بندوں میں سے کون تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تاکہ میں بھی اس سے محبت کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم میرے کسی بندے کو کثرت سے میرا ذکر کرتے دیکھو تو (جان لو کہ) میں نے ہی اسے اس کی اجازت دی ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور

(١) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٩٢، الرقم/٤٥٣٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦١/١٤٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ١/٢٢١، الرقم/١٨٧٠، وأيضًا، ٢/١٠٧، الرقم/٣٩٢٣۔

جب تم دیکھو کہ میرا کوئی بندہ مجھے یاد نہیں کرتا تو (جان لو کہ) میں نے ہی اپنے اور اس کے درمیان حجاب حائل کر دیا ہے اور میں اسے پسند نہیں کرتا۔

اسے امام دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

قَالَ مُوْسٰى عليه السلام ذَاتَ يَوْمٍ: إِلٰهِي، أَقَرِيْبٌ أَنْتَ فَأُنَاجِيْكَ، أَمْ بَعِيْدٌ فَأُنَادِيْكَ فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا جَلِيْسٌ لِمَنْ ذَكَرَنِي، وَقَرِيْبٌ مِمَّنْ أَنَسَ بِي، أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

حضرت موسیٰ عليه السلام نے ایک روز عرض کیا: میرے معبود! آیا تو قریب ہے کہ میں تجھ سے راز و نیاز کے انداز میں باتیں کروں، یا بعید ہے کہ میں تجھے (بہ آوازِ بلند) پکاروں؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو مجھے یاد کرے میں اُس کا ہم نشین ہوں اور جو مجھ سے مانوس ہو میں اُس سے قریب ہوں، حتیٰ کہ اُس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہوں۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/ ٩١-٩٢.

رُوِيَ أَنَّ مُوْسٰی علیہ السلام قَالَ فِي بَعْضِ مُنَاجَاتِهٖ: يَا رَبِّ، عَجِبْتُ مِمَّنْ يَجِدُکَ ثُمَّ يَرْجِعُ عَنْکَ. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: يَا مُوْسٰی، إِنَّ مَنْ وَجَدَنِي لَا يَرْجِعُ عَنِّي، وَمَا رَجَعَ مَنْ رَجَعَ إِلَّا عَنِ الطَّرِيْقِ.(١)

ذَکَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنی دعا میں عرض کیا: اے میرے پروردگار! مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو تجھے پا لینے کے بعد بھی تجھ سے روگردانی کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! جو مجھے پالیتا ہے، وہ مجھ سے روگرداں نہیں ہوسکتا، اور جو روگرداں ہوا (تو یہ وہ شخص ہے جو) منزل پر پہنچنے سے پہلے راستے سے ہی واپس چلا گیا۔

اِسے امام رفاعی نے حالۃ أھل الحقیقۃ مع اللہ میں بیان کیا ہے۔

رُوِيَ أَنَّ مُوْسٰی علیہ السلام کَانَ يَقُوْلُ فِي مُنَاجَاتِهٖ: إِلٰهِي خَصَّصْتَنِيْ بِالْکَلَامِ وَلَمْ تُکَلِّمْ بَشَرًا قَبْلِيْ، فَدُلَّنِيْ عَلٰی عَمَلٍ أَنَالُ بِهٖ رِضَاکَ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: يَا مُوْسٰی،

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٩٨۔

رِضَائِي عَنكَ رِضَاكَ بِقَضَائِي. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی دعا میں (یوں) عرض کرتے تھے: الٰہی تو نے مجھے ہم کلامی کا شرفِ خاص عطا کیا اور مجھ سے قبل کسی انسان سے کلام نہیں فرمایا، لٰہذا مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دے جس کی بدولت میں تیری رضا حاصل کرسکوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میری رضا اس میں ہے کہ تو میری قضا پر راضی رہے۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰى لِمُوْسٰى علیہ السلام: يَا مُوْسٰى، قُلْ لِبَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ لَّا يَدْخُلُوا بَيْتاً مِنْ بُيُوتِي إِلَّا بِقُلُوبٍ وَجِلَةٍ، وَأَبْصَارٍ خَاشِعَةٍ، وَأَبْدَانٍ نَقِيَّةٍ، وَنِيَّةٍ صَادِقَةٍ. (٢)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو فرما دو کہ وہ جب بھی میرے کسی گھر میں داخل ہوں تو

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٣٢۔

(٢) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٢٥۔

ڈرتے دلوں، جھکی نگاہوں، صاف بدنوں اور سچی نیتوں کے ساتھ داخل ہوا کریں۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

رُوِيَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰی قَالَ لِمُوسٰی علیہ السلام: لَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَتِي. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ.

مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: قربت پانے والے میرے خوف سے گریہ و زاری سے بڑھ کر کسی اور عمل کے ذریعے ہرگز میرا قرب حاصل نہیں کرتے۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

قَالَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلٰی مُوسٰی علیہ السلام: إِنْ أَرَدْتَّ أَنْ تَكُوْنَ قَائِداً لِأَهْلِ الدُّنْيَا، وَسَيِّداً فِي الْمَنْظَرِ الأَعْلٰی فَكُنْ مُسْتَسْلِماً رَاضِياً بِحُكْمِي. (٢)

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٦٤۔

(٢) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٤٣۔

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کردہ کلام میں فرمایا ہے:

اگر تم چاہتے ہو کہ تم اہل دنیا کے قائد اور اعلیٰ مناصب پر فائز ہو جاؤ تو میرے سامنے جھک جاؤ اور میرے حکم پر راضی ہو جاؤ۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

كَلامُهٗ تَعَالٰى مَعَ دَاوُدَ علیہ السلام

اَلْقُرْآن

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ○

(صٓ، ٣٨/٢٦)

اے داؤد! بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا سو تم لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلے (یا حکومت) کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا ورنہ (یہ پیروی) تمہیں راہِ خدا سے بھٹکا دے گی، بے شک جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں اُن کے لیے سخت عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ یومِ

حساب کو بھول گئے○

اَلْحَدِيْث

١٥. عَنِ الْعَبَّاسِ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، قَالَ: قَالَ دَاوُدُ عليه السلام: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ آبَائِي إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ. فَقَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيْمُ، فَأُلْقِيَ فِي النَّارِ، فَصَبَرَ مِنْ أَجْلِي وَتِلْکَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْکَ، وَأَمَّا إِسْحَاقُ فَبَذَلَ نَفْسَهُ لِلذِّبْحِ، فَصَبَرَ مِنْ أَجْلِي، وَتِلْکَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْکَ، وَأَمَّا يَعْقُوْبُ فَغَابَ يُوْسُفُ عَنْهُ، وَتِلْکَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْکَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَذَکَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک بار حضرت داود علیہ السلام نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: (اے اللہ!) میں تجھ سے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تک ابراہیم علیہ السلام کا تعلق ہے تو انہیں آگ میں ڈالا گیا، انہوں نے میری خاطر اس پر صبر کیا جبکہ ایسی مصیبت سے تمہیں سابقہ نہیں پڑا۔ جہاں تک اسحق علیہ السلام کا تعلق ہے تو انہوں نے خود کو ذبح ہونے کے لیے پیش کیا اور میری خاطر اس پر صبر کیا جبکہ ایسی مصیبت سے بھی

١٥: أخرجه البزار في المسند، ٤/١٣٣، الرقم/١٣٠٧، وذکره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٠٢۔

تمہیں واسطہ نہیں پڑا۔ جہاں تک یعقوب علیہ السلام کا تعلق ہے تو (ان کا بیٹا) یوسف ان کی نظروں سے غائب ہو گیا، ایسی آفت سے بھی تمہارا سامنا نہیں ہوا۔

اسے امام بزار اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ دَاوُدَ عليه السلام قَالَ: إِلٰهِي، مَا حَقُّ عِبَادِكَ عَلَيْكَ إِذَا هُمْ زَارُوْكَ فِي بَيْتِكَ، فَإِنَّ لِكُلِّ زَائِرٍ عَلَى الْمَزُوْرِ حَقًّا؟ قَالَ: يَا دَاوُدُ، إِنَّ لَهُمْ عَلَيَّ أَنْ أُعَافِيَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرَ لَهُمْ إِذَا لَقِيْتُهُمْ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داود علیہ السلام نے (بارگاہِ اِلٰہی میں) عرض کیا: اِلٰہی! تیرے بندوں کا تجھ پر کیا حق ہے، جب وہ تیرے گھر میں تیری زیارت کے لیے حاضر ہوں، کیونکہ جس کی زیارت کی جائے اس پر زیارت کرنے والے کا حق ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داوٗد! ان کا مجھ پر حق

(۱) أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ۱/۳۸۲، الرقم/۶۶۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۱۹۱، الرقم/۴۵۲۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۱۶۶۔

یہ ہے کہ میں دنیا میں انہیں عافیت (اور قلبی و روحانی سلامتی) دوں اور جب وہ (روزِ قیامت) مجھ سے ملاقات کریں تو انہیں بخش دوں۔

اسے امام طبرانی، دیلمی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ قَيْسٍ الْعَامِرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ علیه السلام قَالَ: يَا رَبِّ، عَلِّمْنِي شَيئًا أَتقَرَّبُ بِهٖ إِلَيْکَ. قَالَ: نَعَمْ، يَا دَاوُدُ، أُعَلِّمُکَ شَيْئًا. قَالَ: وَمَا هُوَ يَا رَبِّ؟ قَالَ: لَا تَغْتَبْ عِبَادِيَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا تَحْسُدْ عَبْدًا لِي إِذَا رَأَيْتَ فَضْلَ نِعْمَتِي عَلَيْهِ. (۱)

ذَكَرَهٗ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

ایک روایت میں قیس العامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نبی داود علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دے جس کے ذریعے میں تیرا قرب حاصل کرلوں۔ فرمایا: ہاں داود! میں تمہیں ایک چیز کی تعلیم دیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: میرے مسلمان بندوں کی غیبت نہ کیا کرو اور جب میرے کسی بندے پر میرا فضل و کرم دیکھو، اُس پر حسد نہ کیا کرو۔

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۷۳۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلٰى دَاوُدَ عليه السلام: كَذَبَ مَنِ ادَّعٰى مَحَبَّتِي، إِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ نَامَ عَنِّي. (١)

ذَكَرَهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

حضرت فضیل بن عیاض بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کو وحی فرمائی: وہ شخص جھوٹا ہے جو دعویٰ تو مجھ سے محبت کا کرے اور جب رات چھا جائے تو مجھ سے منہ پھیر کر سو جائے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى دَاوُدَ عليه السلام: يَا دَاوُدُ، لَوْ يَعْلَمُ الْمُدْبِرُوْنَ عَنِّي كَيْفَ انْتِظَارِي لَهُمْ، وَرِفْقِي بِهِمْ، وَشَوْقِي إِلٰى تَرْكِ مَعَاصِيْهِمْ، لَمَاتُوْا شَوْقًا إِلَيَّ وَتَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُمْ فِي مَحَبَّتِي. (٢)

ذَكَرَهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٨۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦٧۔

اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے داؤد! مجھ سے روگردانی کرنے والے اگر جان لیتے کہ میں کس طرح ان کے انتظار میں رہتا ہوں اور کس طرح ان کے لیے آمادۂ لطف ہوں اور ان کے ترکِ گناہ کا مجھے کتنا اشتیاق ہوتا ہے تو وہ لوگ میرے شوق میں مر جاتے اور میری محبت میں (مستغرق ہوکر) اپنے تمام (دنیاوی) تعلقات سے منقطع ہو جاتے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى دَاوُدَ عليه السلام: يَا دَاوُدُ، أَلَا طَالَ شَوْقُ الْأَبْرَارِ إِلٰى لِقَائِي، وَإِنِّي إِلَيْهِمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا.(١)

ذَكَرَهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے داود! سنو! نیکوکاروں کا شوق میری ملاقات کے لیے بہت بڑھ چکا ہے، جبکہ میں (اُن سے ملاقات کے لیے) اُن سے بھی زیادہ مشتاق ہوں۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٧١۔

يُرْوٰى أَنَّ اللهَ تَعَالٰى أَوْحٰى إِلٰى دَاوُدَ عليه السلام: يَا دَاوُدُ، اِعْرِفْنِيْ، وَاعْرِفْ نَفْسَكَ. فَتَفَكَّرَ دَاوُدُ، فَقَالَ: إِلٰهِيْ عَرَفْتُكَ بِالْفَرْدَانِيَّةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْبَقَاءِ، وَعَرَفْتُ نَفْسِيْ بَالْعَجْزِ وَالْفَنَاءِ، فَقَالَ: اَلآنَ عَرَفْتَنِيْ. (۱)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے داود! مجھے پہچان اور خود کو بھی پہچان۔ حضرت داود علیہ السلام نے (کچھ دیر) غور کیا، پھر عرض کیا: الٰہی! میں نے تجھے یکتائی، قدرت اور بقاء کے ذریعے پہچانا ہے اور خود کو عجز و فنا سے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب تم نے مجھے (حقیقتاً) پہچان لیا ہے۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

رُوِيَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى أَوْحٰى إِلٰى دَاوُدَ عليه السلام: أَلَا مَنْ عَرَفَنِيْ أَرَادَنِيْ وَطَلَبَنِيْ، وَمَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ، وَمَنْ وَجَدَنِيْ لَمْ يَخْتَرْ عَلَيَّ حَبِيْباً سِوَايَ. (۲)

---

(۱) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/۱۵۔

(۲) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/۶۵۔

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: جان لے! جس نے مجھے پہچانا وہی میری چاہت اور طلب کرتا ہے۔ اور جس نے میری طلب کی، اُسی نے مجھے پایا اور جس نے مجھے پا لیا، وہ میرے سوا کسی اور کو محبوب نہیں بنا سکتا۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

رُوِيَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِدَاوُدَ عليه السلام: مَا يَتَعَبَّدُ الْمُتَعَبِّدُوْنَ، وَلَا يَتَقَرَّبُ الْمُتَقَرِّبُوْنَ بِشَيءٍ أَبْلَغُ عِنْدِي مِنَ الْاِعْتِصَامِ وَالتَّسْلِيْمِ. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کو وحی فرمائی: عبادت کرنے والے اور قرب کے متمنی لوگ میری رحمت کا دامن تھامنے اور سر تسلیم خم کرنے سے زیادہ میری بارگاہ میں کسی دوسری چیز سے رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٤٣۔

كَلامُهٗ تعَالٰی مَعَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ علیہما السلام

اَلْقُرْآن

(١) اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰـمَۃِ ج ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ○ (آل عمران، ٣/ ١٥٥)

جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے نجات دلانے والا ہوں اور تمہارے پیروکاروں کو (ان) کافروں پر قیامت تک برتری دینے والا ہوں، پھر تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے سو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے میں تمہارے درمیان ان کا فیصلہ کر دوں گا○

(٢) اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ م اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قف تُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا ج وَاِذْ عَلَّمْتُکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ج وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْھَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا م بِاِذْنِیْ

وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ج وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ ج وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ○ (المائدة، ٥/ ١١٠)

جب اللہ فرمائے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! تم اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میرا احسان یاد کرو جب میں نے پاک روح (جبرائیل) کے ذریعے تمہیں تقویت بخشی، تم گہوارے میں (بعہدِ طفولیت) اور پختہ عمری میں (بعہدِ تبلیغ و رسالت یکساں انداز سے) لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تمہیں کتاب اور حکمت (و دانائی) اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کے گارے سے پرندے کی شکل کی مانند (مورتی) بناتے تھے پھر تم اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ (مورتی) میرے حکم سے پرندہ بن جاتی تھی اور جب تم مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں (یعنی برص زدہ مریضوں) کو میرے حکم سے اچھا کر دیتے تھے، اور جب تم میرے حکم سے مُردوں کو (زندہ کر کے قبر سے) نکال (کھڑا کر) دیتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تمہارے (قتل) سے روک دیا تھا جب کہ تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تو ان میں سے کافروں نے (یہ) کہہ دیا کہ یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں○

(٣) قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ ج وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَo قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَo وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰـهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَـهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِo مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ج وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌo

(المائدة، ٥/١١٤-١١٧)

عیسٰی ابن مریم (علیہما السلام) نے عرض کیا: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوانِ (نعمت) نازل فرما دے کہ (اس کے اترنے کا دن) ہمارے لیے عید ہوجائے ہمارے اگلوں کے لیے (بھی) اور ہمارے پچھلوں کے لیے (بھی) اور (وہ خوان) تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا کر! اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہےo اللہ نے فرمایا: بے شک میں اسے تم پر نازل فرماتا ہوں، پھر تم میں سے جو شخص (اس کے) بعد کفر کرے گا تو یقیناً میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ تمام جہان والوں میں سے کسی کو بھی ایسا عذاب نہ دوں گاo اور جب اللہ فرمائے گا: اے عیسٰی ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ تم مجھ کو اور

میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو؟ وہ عرض کریں گے: تو پاک ہے، میرے لیے یہ (روا) نہیں کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہوتی تو یقیناً تو اسے جانتا، تو ہر اس (بات) کو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں ان (باتوں) کو نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہیں۔ بے شک تو ہی غیب کی سب باتوں کو خوب جاننے والا ہےo میں نے انہیں سوائے اس (بات) کے کچھ نہیں کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ تم (صرف) اللہ کی عبادت کیا کرو جو میرا (بھی) رب ہے اور تمہارا (بھی) رب ہے اور میں ان (کے عقائد و اعمال) پر (اس وقت تک) خبردار رہا جب تک میں ان لوگوں میں موجود رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان (کے حالات) پر نگہبان تھا، اور تو ہر چیز پر گواہ ہےo

اَلْحَدِيْث

١٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلٰی عِيْسٰی علیہ السلام: يَا عِيْسٰی، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ؛ فَلَوْلَا

١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧١، الرقم/٤٢٢٧، والخلال في السنة/٢٦١، الرقم/٣١٦، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٢٨٧، وذكره الذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٢٩٩، الرقم/٦٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/٣٥٤، الرقم/١٠٤٠۔

مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ، فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ؛ فَسَكَنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَلَّالُ وَابْنُ حَيَّانَ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ سے مروی ہے، اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ؈ کی طرف وحی فرمائی: اے عیسیٰ! محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے، ان پر ایمان لائے۔ (جان لو!) اگر محمد (مصطفیٰ ﷺ) نہ ہوتے تو میں آدم (؈) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد (مصطفیٰ ﷺ) نہ ہوتے تو میں نہ جنت کو پیدا کرتا نہ دوزخ کو، اور جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی؛ لہٰذا میں نے اس پر **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ** لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔

اسے امام حاکم، خلال اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسٰى ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَوْحَى اللهُ ﷻ إِلٰى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، يَا عِيْسٰى، عِظْ نَفْسَكَ بِحِكْمَتِي، فَإِنِ انْتَفَعْتَ فَعِظِ النَّاسَ، وَإِلَّا

فَاسْتَحِ مِنِّي. (١)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی طرف (مخلوق کو تعلیم دینے کے لیے) وحی فرمائی: اے عیسیٰ! اپنے نفس کو میری عطا کردہ حکمت کے ساتھ نصیحت کر۔ اگر آپ کے نفس کو فائدہ پہنچے تو دوسرے لوگوں کو بھی نصیحت کر، اور اگر کچھ فائدہ نہ ہو تو مجھ سے حیاء کر۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے اور ہندی نے بیان کیا ہے۔

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ الْجَلَّاءِ: أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ علیہما السلام: إِنِّي إِذَا اطَّلَعْتُ عَلٰى سِرِّ عَبْدٍ، فَلَمْ أَجِدْ فِيْهِ حُبَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، مَلَأْتُهُ مِنْ حُبِّي، وَتَوَلَّيْتُهُ بِحِفْظِي. (٢)

ذَكَرَهُ أَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

ابو عبد اللہ بن الجلاء بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ

---

(١) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/١٤٤، الرقم/٥١٣، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٥/٣٣٦، الرقم/٤٣١٥٦۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٧۔

بن مریم ﷺ کی طرف وحی فرمائی: میں جب کسی بندے کے قلب و باطن میں نگاہ فرماتا ہوں اور اُس میں دنیا و آخرت کی محبت نہیں پاتا تو اسے اپنی محبت سے بھر دیتا ہوں اور اُسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہوں۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

كَلَامُهٗ تَعَالٰى مَعَ الْمَلَائِكَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے کلام فرما ہونا﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ (البقرة، ٢/ ٣٠-٣٢)

اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، انہوں نے عرض کیا: کیا تُو زمین میں کسی ایسے شخص کو (نائب) بنائے گا جو اس میں فساد انگیزی کرے گا اور خونریزی کرے گا؟ حالاں کہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہمہ وقت) پاکیزگی بیان کرتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے○ اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیے پھر انہیں فرشتوں کے

سامنے پیش کیا، اور فرمایا: مجھے ان اشیاء کے نام بتا دو اگر تم (اپنے خیال میں) سچے ہو ○ فرشتوں نے عرض کیا: تیری ذات (ہر نقص سے) پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر اسی قدر جو تو نے ہمیں سکھایا ہے، بے شک تو ہی (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے ○

(٢) وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرة، ٢/ ٣٤)

اور (وہ وقت بھی یاد کریں) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار اور تکبر کیا اور (نتیجتًا) کافروں میں سے ہو گیا ○

(٣) وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ○

(الأعراف، ٧/ ١١)

اور بے شک ہم نے تمہیں (یعنی تمہاری اصل کو) پیدا کیا پھر تمہاری صورتگری کی (یعنی تمہاری زندگی کی کیمیائی اور حیاتیاتی ابتداء و ارتقاء کے مراحل کو آدم (علیہ السلام) کے وجود کی تشکیل تک مکمل کیا) پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا ○

(٤) وَاِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ○ فَاِذَا سَوَّیۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِیۡنَ○ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ○ اِلَّا اِبۡلِیۡسَ ؕ اَبٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِیۡنَ ○ قَالَ یٰۤاِبۡلِیۡسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِیۡنَ○ (الحجر، ١٥/٢٨-٣٢)

اور (وہ واقعہ یاد کیجیے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں سِن رسیدہ (اور) سیاہ بودار، بجنے والے گارے سے ایک بشری پیکر پیدا کرنے والا ہوں○ پھر جب میں اس کی (ظاہری) تشکیل کو کامل طور پر درست حالت میں لا چکوں اور اس پیکر (بشری کے باطن) میں اپنی (نورانی) روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا○ پس (اس پیکرِ بشری کے اندر نورِ ربانی کا چراغ جلتے ہی) سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا○ سوائے ابلیس کے، اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کر دیا○ (اللہ نے) ارشاد فرمایا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا○

اَلۡحَدِیۡث

١٧. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الۡعَبۡدَ

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ٣/١١٧٥، الرقم/٣٠٣٧، وأيضًا في كتاب الأدب، باب

نَادٰى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ تو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین والوں (کے دلوں) میں (بھی) اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ

.... المِقَةِ من الله تعالى، ٥/٢٢٤٦، الرقم/٥٦٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب إذا أحب الله عبدا حببه إلى عباده، ٤/٢٠٣٠، الرقم/٢٦٣٧، ومالك في الموطأ، ٢/٩٥٣، الرقم/١٧١٠.

لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللهِ وَلَا يَزَالُ بِذٰلِکَ. فَيَقُولُ اللهُ عزوجل لِجِبْرِيلَ: إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي؛ أَلَا، وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ. فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا أَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلب گار ہوتا ہے، اور مسلسل اسی جستجو میں رہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے: فلاں شخص میری رضا کی جستجو میں ہے۔ آگاہ رہو! بلاشبہ میری رحمت اس پر سایہ فگن ہے۔ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں: فلاں آدمی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہے۔ حاملین عرش بھی یہی کہتے ہیں اور ان کے آس پاس کے فرشتے بھی یہی کہنے لگتے ہیں، حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کی مخلوق بھی یہی کہنے لگتی ہے۔ پھر (اُس کے لیے کہی گئی) یہ بات زمین پر اُتار دی جاتی ہے (یعنی زمین والے بھی یہ کہنے لگتے ہیں

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۷۹، الرقم/۲۲۴۵۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۵۷، الرقم/۱۲۴۰۔

کہ فلاں پر خدا کی رحمت ہے)۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ حُمَيْدَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ، قَالَتْ: كَانَ أَنَسٌ وَأَبُو طِلَالٍ فِي بَيْتِ ثَابِتٍ، فَقَالَ أَنَسٌ: يَا أَبَا طِلَالٍ، مَتٰى فَقَدْتَ بَصَرَكَ؟ فَقَالَ: وَأَنَا صَبِيٌّ، اِعْقِلُ. قَالَ: فَهَلْ لاَ أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ حَبِيْبِي ﷺ يَرْوِيْهِ عَنْ جِبْرَائِيْلَ وَجِبْرَائِيْلُ يَرْوِيْهِ عَنِ اللهِ ﷻ؟ قَالَ: يَا جِبْرَائِيْلُ، مَا جَزَاءُ مَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ. فَقَالَ: سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا. قَالَ: جَزَاؤُهُ الْخُلُوْدُ فِي دَارِي وَالنَّظَرُ إِلٰى وَجْهِي.(١)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاللَّالَكَائِيُّ.

ایک روایت میں حمیدہ بنت ثابت بیان کرتی ہیں: حضرت انس اور ابو طلال رضی اللہ عنہما (میرے والد) حضرت ثابت کے گھر پر موجود تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو طلال! آپ نے اپنی بصارت کب

(١) أخرجه ابن حبان في الثقات، ٤/٩، الرقم/١٤٨٦١، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٣/٥٢٢، الرقم/٩٢٣۔

کھوئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جب میں بچہ تھا۔ (اُس سے خود) اندازہ کرلو! انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں آپ کو وہ حدیث مبارکہ نہ بیان کروں جو میرے محبوب ﷺ نے مجھے جبرائیل علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمائی ہے اور جبرائیل علیہ السلام نے اسے اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! اس شخص کی کیا جزا ہے جس کی دونوں آنکھیں میں نے چھین لی ہوں؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: تیری ذات (ہر نقص سے) پاک ہے، ہمیں کچھ علم نہیں مگر اُسی قدر جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی جزا میرے گھر (جنت) میں ہمیشہ کا قیام اور میرے چہرے کو تکتے رہنا ہے۔

اسے امام ابن حبان اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر، ۱/۲۰۳، الرقم/۵۳۰، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ۱/۴۳۹، الرقم/۶۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۵۷، الرقم/۷۴۳، وابن حبان في الصحيح، ۵/۲۸، الرقم/۱۷۳۶۔

وَصَـلاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ. فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفُ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز کے اوقات میں اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ پھر جو فرشتے رات تمہارے پاس ٹھہرے تھے، اوپر کائناتِ آسمانی کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے- حالانکہ وہ انہیں (اپنے بندوں کو) خوب جانتا ہے-تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے (عصر کے وقت) روانہ ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس (صبح) پہنچے تھے، تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ إِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهِ، فَإِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبَّنَا! عَبْدُكَ فُلَانٌ قَدْ حَبَسْتَهُ. فَيَقُولُ الرَّبُّ عزوجل: اخْتِمُوا لَهُ عَلٰى مِثْلِ عَمَلِهِ

حَتّٰى يَبْرَأَ أَوْ يَمُوتَ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالرُّويَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندے کا دن بھر کا کوئی عمل ایسا نہیں جس پر مہر نہ لگائی جاتی ہو۔ چنانچہ جب مومن بیمار ہوتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے فلاں بندے کو (بیماری کی وجہ سے) روک رکھا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ جیسے اعمال پہلے بجا لاتا رہا ہے اس کے نامۂ اعمال میں ویسے ہی عمل (لکھ کر) ان پر مہر لگاتے رہو یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو جائے یا فوت ہو جائے۔

اسے امام احمد، حاکم، طبرانی اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٤٦، الرقم/١٧٣٥٤، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٣٤٤، الرقم/٧٨٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٨٤، الرقم/٧٨٢، والروياني في المسند، ١/١٥٦، الرقم/١٧٧۔

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كتبت وإذا هم بسيئة لم تكتب، ١/١١٧، الرقم/١٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٧، الرقم/٨٢٠٣۔

مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ. فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا. فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ، ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ. فَقَالَ: ارْقُبُوهُ. فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللهَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ہمام بن منبہ کہتے ہیں: *حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے احادیث روایت کر رہے تھے، ان میں سے ایک یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جب میرا بندہ اپنے دل میں نیک عمل کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور ابھی وہ اس نیکی کو عملی جامہ نہیں پہناتا تب بھی (محض اس کے نیک ارادے کے باعث) میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور جب وہ اس نیکی کا عمل کر لیتا ہے تو میں اس*

کے عوض دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں۔ اور اگر وہ دل میں کسی گناہ کی سوچ لاتا ہے تو جب تک وہ اس گناہ پر عمل نہ کر لے میں اس سوچ کو بخش دیتا ہوں، جب وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں اس کے لیے ایک گناہ لکھ دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں: اے رب! تیرا فلاں بندہ گناہ کا ارادہ رکھتا ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا خوب علم ہوتا ہے)۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: انتظار کرو، اگر وہ گناہ کا ارتکاب کر لے تو ایک گناہ لکھ لینا اور اگر گناہ نہ کرے تو اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دینا، کیونکہ اس نے گناہ کو صرف میرے خوف کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص صدقِ دل سے اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کی ایک نیکی کو دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھ دیا جاتا ہے جبکہ اس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔

اسے امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَةِ: انْطَلِقُوْا إِلٰى عَبْدِي، فَصُبُّوْا عَلَيْهِ الْبَـلَاءَ صَبًّا، فَيَأْتُوْنَهُ فَيَصُبُّوْنَ عَلَيْهِ الْبَـلَاءَ، فَيَحْمَدُ اللهَ، فَيَرْجِعُوْنَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبَّنَا، صَبَبْنَا عَلَيْهِ الْبَـلَاءَ صَبًّا كَمَا أَمَرْتَنَا، فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ

أَسْمَعَ صَوْتَهُ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

حضرت ابو امامہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے (فلاں) بندے کی طرف جاؤ اور اُسے خوب آزمائش میں مبتلا کرو۔ فرشتے آتے ہیں، اُسے خوب آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں، لیکن وہ بندہ (اس آزمائش) پر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہی کرتا رہتا ہے۔ فرشتے واپس جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم نے اس پر خوب آزمائش وارد کی جس طرح تو نے حکم فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: واپس چلے جاؤ، میں تو اس حال میں صرف اس کی آواز سننا چاہتا تھا (مجھے اس کی زبان سے شکر گزاری کی آواز کا سننا بہت پسند تھا)۔

اسے امام طبرانی، بیہقی، منذری، ہیثمی اور ہندی نے بیان کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٦٦، الرقم/٧٦٩٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٤٩، الرقم/٩٨٠١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٤٣، الرقم/٥١٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٩٠- ٢٩١، والهندي في كنز العمال، ٣/١٣٦، الرقم/٦٨٢١.

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اغْفِرْ لِي. وَقَدْ أَذْنَبَ. فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ، إِنَّهُ لَيْسَ لِذٰلِكَ بِأَهْلٍ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لٰكِنِّي أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ. (۱)

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ایک بندہ دعا کرتا ہے: اے پروردگار! مجھے بخش دے، جبکہ اس سے گناہ سرزد ہوا ہوتا ہے۔ فرشتے بارگاہ اِلٰہی میں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! بلا شبہ یہ شخص (اپنے گناہوں کے باعث) اِس (بخشش) کا اہل نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اگرچہ وہ اس کا اہل نہیں) مگر میری شان تو یہ ہے کہ (اُس کی بداَعمالیوں کے باوجود) اُسے بخش دوں۔

اسے حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے اور ہندی نے 'کنز العمال' میں بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

---

(۱) أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۳/۱۹۹، وذكره الهندي في كنز العمال، ۱/۲٤۳، الرقم/۲۰۹۷۔

ﷺ: إِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِي سُجُودِهٖ، بَاهَى اللهُ ﷻ بِهٖ مَلَائِكَتَهٗ، قَالَ: انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي، رُوحُهٗ عِنْدِي وَجَسَدُهٗ فِي طَاعَتِي.(١)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَتَمَّامُ الرَّازِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بارگاہِ ایزدی میں حالتِ سجدہ میں سوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہے اور (فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو! اس کی روح ہمارے پاس ہے، لیکن اس کا جسم ہماری عبادت میں مصروف ہے۔

اسے امام دیلمی، تمام الرّازی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٩٠-٢٩١، الرقم/١١٤٢، وتمام الرازي في الفوائد، ٢/٢٥٥، الرقم/١٦٧٠، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/١١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤١/٢٩٢۔

رِوَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ ج وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ○ (يونس، ۱۰/۱۰٤)

فرما دیجیے: اے لوگو! اگر تم میرے دین (کی حقانیت کے بارے) میں ذرا بھی شک میں ہو تو (سن لو!) کہ میں ان (بتوں) کی پرستش نہیں کرسکتا جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو لیکن میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں موت سے ہمکنار کرتا ہے، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (ہمیشہ) اَہلِ ایمان میں سے رہوں○

(۲) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا○ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا○ (الأحزاب، ۳۳/٤٥-٤٦)

اے نبِیّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر

سنانے والا بنا کر بھیجا ہے○ اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)○

(٣) وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى○ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى○ عَلَّمَهٗ شَدِيۡدُ الۡقُوٰى○ ذُوۡ مِرَّةٍؕ فَاسۡتَوٰى○ وَ هُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰى○ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى○ فَكَانَ قَابَ قَوۡسَيۡنِ اَوۡ اَدۡنٰى○ فَاَوۡحٰۤى اِلٰى عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى○

(النجم، ٥٣/٣-١٠)

اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے○ اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے○ ان کو بڑی قوّتوں والے (رب) نے (براہِ راست) علمِ (کامل) سے نوازا○ جو حسنِ مُطلَق ہے، پھر اُس (جلوۂ حُسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایا○ اور وہ (محمد ﷺ شبِ معراج عالمِ مکاں کے) سب سے اونچے کنارے پر تھے (یعنی عالَمِ خلق کی انتہاء پر تھے)○ پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہوگیا○ پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)○ پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی○

(٤) قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ هَادُوۡۤا اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ اَوۡلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ○ (الجمعة، ٦٢/٦)

آپ فرما دیجیے: اے یہودیو! اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی اللہ کے دوست (یعنی اولیاء) ہو تو موت کی آرزو کرو (کیوں کہ اس کے اولیاء کو تو قبر و حشر میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی) اگر تم (اپنے خیال میں) سچّے ہو ○

(۵) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ (التحریم، ۹/۶۶)

اے نبیِ (مکرّم!) آپ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجیے (جنہوں نے آپ کے خلاف جارحیت، فتنہ و فساد اور سازشوں کا آغاز کر رکھا ہے) اور اُن پر سختی فرمائیے، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے ○

(۶) یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ○ (المزمل، ۷۳/۱-۲)

اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!) ○ آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے) ○

(۷) یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ (المدثر، ۷۴/۱-۲)

اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!) ○ اُٹھیں اور (لوگوں کو اللہ کا) ڈر سنائیں ○

(۸) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ (الإخلاص، ۱۱۲/۱)

(اے نبی مکرّم!) آپ فرما دیجیے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے ○

اَلْحَدِيْث

٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عزوجل، قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

وَزَادَ مُسْلِمٌ: وَمَحَاهَا اللهُ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ إِلَّا هَالِكٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو بسيئة، ٥/٢٣٨٠، الرقم/٦١٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كُتبت وإذا هم بسيئة لم تكتب، ١/١١٨، الرقم/١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣١٠، ٣٦٠، الرقم/٢٨٢٨، ٣٤٠٢۔

نے اپنے ربّ عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں اور انہیں واضح فرما دیا ہے۔ لہٰذا جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور (بوجوہ) اس پر عمل نہ کر سکا تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیوں سے سات سو بلکہ کئی گنا تک اضافہ کر کے لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس کا ارتکاب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر (برائی کا) ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے (صرف) ایک ہی برائی لکھتا ہے۔

امام مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ تعالیٰ اس گناہ کو بھی (توبہ یا کسی نیکی کے عوض) مٹا دے گا اور عذاب میں صرف وہی شخص مبتلا ہوگا جو دیدہ دلیری سے گناہ کرتا رہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ

۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب ذكر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وروايته عن ربه، ٦/٢٧٤١، الرقم/٧٠٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٣٨، الرقم/١٤٠٤٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٧/٢٦٨۔

مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت انس ﷺ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے رب کریم سے روایت فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب بندہ (ایک) بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہوجاتا ہوں۔ اگر وہ ایک گز کے برابر میرے قریب آتا ہے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے قریب ہوجاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

اسے امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۲۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے رب

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب ذكر النبي ﷺ وروايته عن ربه، ٢٧٤١/٦، الرقم/٧١٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٧/٢، ٥٠٤، الرقم/٩٨٨٩، ١٠٥٦١۔

سے روایت کرتے ہیں کہ اُس نے فرمایا ہے: ہر عمل کے لیے کفارہ ہوتا ہے اور یہ کہ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ نیز روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عزوجل، قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةُ أَبْيَاتٍ مِنْ جِيْرَانِهِ الْأَدْنَيْنَ بِخَيْرٍ، إِلَّا قَالَ اللهُ عزوجل: قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِي عَلٰى مَا عَلِمُوْا، وَغَفَرْتُ لَهُ مَا أَعْلَمُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی بھی فوت ہونے والے مسلمان کے بارے میں اُس کے قریب ترین تین پڑوسی خیر کی گواہی دے دیں (یعنی اس کے حق میں بھلائی کا کلمہ کہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندوں کی گواہی اُس اَمر میں قبول فرما لی ہے جسے وہ جانتے ہیں اور اُس (فوت

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨٤، الرقم/٨٩٧٧، وأيضًا في الزهد/٤٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٨١، الرقم/٥٣٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٤۔

شدہ) بندے کے ان گناہوں کو بخش دیا ہے جسے صرف میں جانتا ہوں (اور یہ گواہی دینے والے نہیں جانتے تھے)۔

اسے امام احمد، منذری اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

٢٤ . عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ ﷻ، قَالَ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے مروی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور آپ ﷺ اپنے رب کریم سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے (آخرت میں) ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی فردِ بشر کے دل میں ان کا خیال گزر سکتا ہے۔

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٢/٢٦٢.

كَـلامُهُ تَعَالٰى مَعَ أَوْلِيَائِهٖ وَعِبَادِهِ الْمُحْسِنِيْنَ

﴿اللہ تعالیٰ کا اولیاء و صالحین اور محسنین سے کلام فرمانا﴾

٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ، مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ، يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا، كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا، وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهٖ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا، ثُمَّ

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ٢٧٠٧/٦، الرقم/٧٠٠١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١٦/٣، وابن حبان فى الصحيح، ٣٧٩/١٦، الرقم/٧٣٧٧۔

يَعُوْدُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا. قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْنِي فَاقْرَءُوْا: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا﴾ [النساء، ٤/ ٤٠]. فَيَشْفَعُ النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے حق کا مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لیے واضح ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں (مگر ان کے روحانی بھائی مشکل میں ہیں)۔ اپنے بھائیوں کے حق میں نجات کا مطالبہ کرتے ہوئے وہ عرض کریں گے: اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں جو دوزخ میں چلے گئے) یہ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ (نیک) عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ، اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا۔ پس وہ (صالحین) ان (دوزخیوں) کے پاس آئیں گے جبکہ بعض (صرف) قدموں تک اور بعض (صرف) پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے (اور ان کے چہرے

جلنے سے بچا لیے گئے ہوں گے تا کہ صالحین انہیں شفاعت کے لیے پہچان سکیں)۔ لہٰذا جنہیں وہ پہچانیں گے انہیں نکال لے جائیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لے جائیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو۔ لہٰذا وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت پڑھ لے: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِنْ تَکُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا﴾ 'بے شک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے'۔ پس انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتے اور مؤمنین شفاعت کریں گے۔

اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يُنَادِي مُنَادٍ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: أَيْنَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ؟ أَيْنَ الْمُحْسِنُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَقِفُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَقُوْلُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِذٰلِکَ: مَا أَنْتُمْ؟

٢٦: أخرجه أبو نعيم في كتاب الأربعين، ١/١٠٠، الرقم: ٥١، وذكره المناوي في فيض القدير، ١/٤٢٠، الرقم/٤۔

فَيَقُوْلُوْنَ: نَحنُ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ الَّذِيْنَ عَرَّفْتَنا إِيَّاكَ وَجَعَلْتَنا أَهْلًا لِذٰلِكَ. فَيَقُوْلُ: صَدَقْتُمْ. ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْآخَرِيْنَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ الْمُحْسِنُوْنَ. قَالَ: صَدَقْتُمْ، قُلْتُ لِنَبِيٍّ: ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ [التوبة، ٩/٩١]، مَا عَلَيْكُمْ مِنْ سَبِيْلٍ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي. ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ نَجَّاهُمُ اللهُ مِنْ أَهْوَالِ بَوَائِقِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْأَرْبَعِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) جب تمام اوّلین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جا کھڑا ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اہلِ معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: 'صاحبانِ احسان پر اِلزام کی کوئی راہ نہیں' لہٰذا تم پر بھی (ایسی) کوئی راہ نہیں۔

میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کی ہولنا کیوں اور سختیوں سے نجات عطا فرمائے گا۔

اسے امام ابو نعیم نے 'کتاب الاربعین' میں روایت کیا ہے۔

كَلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ الْعُلَمَاءِ يَوُمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا علماء سے کلام فرمانا﴾

٢٧. **عَنُ ثَعُلَبَةَ بُنِ الْحَكَمِ** ﷺ **قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى لِلْعُلَمَاءِ يَوُمَ الْقِيَامَةِ، إِذَا قَعَدَ عَلٰى كُرُسِيِّهٖ لِقَضَاءِ عِبَادِهٖ: إِنِّي لَمُ أَجُعَلُ عِلُمِي وَحُكُمِي فِيُكُمُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيُدُ أَنُ أَغُفِرَ لَكُمُ عَلٰى مَا كَانَ فِيُكُمُ، وَلَا أُبَالِي.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْمُنُذِرِيُّ: رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ، وَقَالَ الْهَيُثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، وَقَالَ الْحَافِظُ ابُنُ كَثِيرٍ: إِسُنَادُهُ جَيِّدٌ.

حضرت ثعلبہ بن حکم ﷺ **روایت کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں فیصلہ فرمانے کے لیے اپنی کرسی پر تشریف فرما ہوگا تو علماء سے فرمائے گا: میں نے تمہیں اپنا علم اور حکمت صرف اس لیے عطا فرمائی کہ میں تمہاری خطاؤں اور کوتاہیوں کے باوجود تمہیں

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٨٤، الرقم/١٣٨١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم/١٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٤٢۔

بخشنا چاہتا تھا؛ اور مجھے (ایسا کرنے میں) کچھ تأمّل نہیں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ہیثمی نے اِس کے راویوں کو ثقہ کہا گیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے بھی فرمایا: اِس کی اِسناد جید ہے۔

۲۸. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَبْعَثُ اللهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ، فَيَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ، إِنِّي لَمْ أَضَعْ فِيْكُمْ عِلْمِي وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعَذِّبَكُمْ. اِذْهَبُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے بندوں کو اٹھائے گا، پھر علماء کو ان سے الگ کرکے

۲۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٠٢، الرقم/٤٢٦٤، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/٣٥٤، الرقم/٥٩١، والروياني في المسند، ١/٣٥٣، الرقم/٥٤٢، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٤٣، الرقم/٥٦٧، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم/١٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٦، والهندي في كنز العمال، ١٠/٧٥، الرقم/٢٨٩٠٠۔

فرمائے گا: اے گروہِ علماء! میں نے تمہارے سینوں کو اپنے علم سے اس لیے نہیں نوازا تھا کہ (بعد ازاں) تمہیں عذاب (بھی) دوں، جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا۔

اِسے اِمام طبرانی، رویانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﵄، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبْعَثُ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ، فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ، وَيُقَالُ لِلْعَالِمِ: اثْبُتْ حَتّٰى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ بِمَا أَحْسَنْتَ أَدَبَهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﵄ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم اور عابد دونوں کو (روزِ قیامت) اٹھایا جائے گا۔ پھر عابد سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ حتی کہ تم لوگوں کی اچھی تربیت کرنے کے عوض اُن کی شفاعت بھی کر سکو۔

اِسے امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٨، الرقم/١٧١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٦٥، الرقم/٨٧٧٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم/١٣٤، والهندي في كنز العمال، ١٠/٧٥، الرقم/٢٨٩٠٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٥٠٦۔

كَلامُهُ تَعَالٰى مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا شہداء سے کلام فرمانا ﴾

٣٠. عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللهِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○﴾ [آل عمران، ٣/١٦٩]. قَالَ: أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً. فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب بيان أن أرواح الشهداء في الجنة وأنهم أحياء عند ربهم يرزقون، ٣/١٥٠٢، الرقم/١٨٨٧، والترمذي في السنن، أبواب التفسير، تفسير سورة آل عمران، ٥/٢٣١، الرقم/٣٠١١، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة في سبيل الله، ٢/٩٣٦، الرقم/٢٨٠١، والدارمي في السنن، ٢/٢٧١، الرقم/٢٤٠١، وابن منده في الإيمان، ١/٤٠٠-٤٠١، الرقم/٢٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢٠٩-٢١٠، الرقم/٩٠٢٣-٩٠٢٤۔

قَالُوا: أَيَّ شَيءٍ نَشْتَهِي، وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا؟ فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا، قَالُوا: يَا رَبِّ، نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى، فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

مسروق بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۝﴾ ’اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال (بھی) نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہے۝‘۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے یہی سوال حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی روحیں سبز پرندوں کے جسموں میں رہتی ہیں اور ان کے لیے عرش میں قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں، وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں پھرتی ہیں اور پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں۔ پھر ان کا رب انہیں نظرِ رحمت سے تکتا ہے اور پوچھتا ہے: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ کہتے ہیں: ہمیں مزید کس چیز کی خواہش ہوسکتی ہے! ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں آزادی سے پھرتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ ان سے تین بار یہ دریافت فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کو جواب دیے بغیر نہیں چھوڑا جا رہا

تو وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے حتیٰ کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں شہید کر دیے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے تو پھر انہیں جنّت میں آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

اسے امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، ابن مندہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يُؤْتٰی بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اللهُ عزوجل: يَا ابْنَ آدَمَ، كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: أَي رَبِّ، خَيْرَ مَنْزِلٍ. فَيَقُوْلُ: سَلْ، وَتَمَنَّ. فَيَقُوْلُ: أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَی الدُّنْيَا، فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ.

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣١، ٢٠٧، ٢٣٩، الرقم/١٢٣٦٤، ١٣١٨٥، ١٣٥٣٥، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب مسألة الشهادة، ٦/٣٧، الرقم/٣١٦٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٢٤، الرقم/٤٣٦٨، وأبويعلى في المسند، ٦/٢١٥، الرقم/٣٤٩٧، وابن أبي عاصم في كتاب الجهاد، ٢/٥٤٨، الرقم/٢١٥، والحاكم في المستدرك، ٢/٨٥، الرقم/٢٤٠٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٥٣۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا: اے فرزندِ آدم! تم نے اپنی منزل کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: اے رب! مجھے بہترین جگہ ملی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: مانگو! اور کسی چیز کی آرزو کرو۔ وہ عرض کرے گا: میری آرزو ہے کہ باری تعالیٰ مجھے پھر دنیا کی طرف بھیج دے تاکہ میں تیری راہ میں دس مرتبہ (بار بار) شہید کیا جاؤں۔ (وہ یہ خواہش اس لیے کرے گا) کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کا مقام و مرتبہ دیکھ چکا ہوگا۔

اسے امام احمد، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابو یعلی، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۳۲. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ إِلٰى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ

۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۲۸/٤، الرقم/۱۷۱۹۹، ۱۷۲۰٤، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب مسألة الشهادة، ۳۷/٦، الرقم/۳۱٦٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ۲٥/۳، الرقم/٤۳۷۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۲٥۰/۱۸، الرقم/٦۲٦، وأيضا في مسند الشاميين، ۱۹٥/۲، الرقم/۱۱۷۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۲۱/٥۔

الطَّاعُوْنِ. فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ: إِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا. وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ: إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا. فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحِهِمْ، فَإِنْ أَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ، فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ. فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شہداء اور اپنے بستروں پر (طبعی) موت پانے والوں کے درمیان ہمارے رب کے روبرو طاعون کے باعث وفات پانے والوں سے متعلق جھگڑا ہوگا۔ شہداء کہیں گے: یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ ایسے ہی مارے گئے ہیں جیسے ہم مارے گئے؛ جب کہ بستروں پر (طبعی) موت پانے والے کہیں گے: یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ اُسی طرح بستروں پر فوت ہوئے ہیں جیسے ہم فوت ہوئے۔ ہمارے رب کی طرف سے فیصلہ صادر فرمایا جائے گا: ان لوگوں کے زخموں کو دیکھو؛ اگر شہداء سے ملتے ہیں تو بلاشبہ یہ لوگ شہداء میں سے ہیں اور ان کے ساتھی ہیں۔ پس جب انہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء کے زخموں جیسے ہوں گے، (لہٰذا طاعون سے مرنے والوں کو بھی شہداء میں شمار کیا جائے گا)۔

اسے امام احمد نے، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

كَلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

﴿اللہ تعالیٰ کا اَہلِ جنت سے کلام فرمانا﴾

٣٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ. فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْکَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْکَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ، وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ. فَيَقُوْلُ: أَ لَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَيَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي؟ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٨، الرقم/٦١٨٣، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع أهل الجنة، ٦/٢٧٣٢، الرقم/٧٠٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب إحلال الرضوان على أهل الجنة، ٤/٢١٧٦، الرقم/٢٨٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٨، الرقم/١١٨٥٣، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب (١٨)، ٤/٦٨٩، الرقم/٢٥٥٥۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے فرمائے گا: اے اہلِ جنت! وہ عرض کریں گے: ﴿**لَبَّيْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْکَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْکَ**﴾ ’اے ہمارے پروردگار! ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں؛ تیری سعادت چاہتے ہیں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے‘۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں کہ تُو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر عطا نہ کروں؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار، اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں اپنی رضا عطا کر دی۔ آج کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا (یعنی ہمیشہ تم سے محبت کروں گا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٤. عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ،

٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين الآخرة ربهم، ١/١٦٣، الرقم/١٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٢، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة يونس، ٥/٢٨٦، الرقم/٣١٠٥، وعبد الله بن أحمد في السنة، ١/٢٤٥، الرقم/٤٤٩۔

قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَ لَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ﷻ ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس، ١٠/٢٦].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، (تو) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: (اے ہمارے رب! تیری عنایات میں پہلے ہی کیا کمی ہے) کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دے دی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ (اپنے جلوۂ حسن سے) پردہ اُٹھا دے گا، تب انہیں (معلوم ہوگا کہ) اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ 'ایسے لوگوں کے لیے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔' (اضافہ سے مراد دیدارِ الٰہی ہے۔)

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيْمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَذٰلِکَ قَوْلُ اللهِ: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍO﴾ [يٰس، ٣٦/٥٨]، **قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ إِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيْمِ، مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ، وَيَبْقٰى نُوْرُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت والے اپنی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ اچانک ایک نور چمکے گا۔ وہ اپنے سروں کو اوپر اٹھائیں گے، تو اللہ رب العزت اوپر کی جانب ان پر

٣٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ١/٦٥، الرقم/١٨٤، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٨٢، الرقم/٨٣٦، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٨، ٢٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٤، الرقم/٢١٠٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١٠، الرقم/ ٥٧٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٩٨۔

جلوہ افروز ہو گا اور فرمائے گا: اے اہلِ جنت! اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ (قرآن مجید میں) اللہ رب العزت کے اس فرمان - ﴿سَلامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ﴾ '(تم پر) سلام ہو، (یہ) ربِّ رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گا' - کا یہی معنٰی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ رب العزت ان (اہل جنت) کی جانب نظرِ شفقت و محبت فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ (کے جلوۂ حسن) کی طرف محبت بھری نظروں سے تکنے لگیں گے۔ جب تک وہ دیدارِ الٰہی میں مشغول رہیں گے جنت کی کسی اور نعمت کی طرف متوجہ نہ ہوں گے یہاں تک کہ اللہ رب العزت ان سے پردہ فرما لے گا لیکن اس کا نور اور اس کی برکت (کا اثر) ہمیشہ ان کی رہائش گاہوں میں بھی ان پر قائم رہے گا۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ﷺ: أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَفِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَهْلَ

٣٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، ٤/٦٨٥، الرقم/٢٥٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة الجنة، ٢/١٤٥٠، الرقم/٤٣٣٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٦٦، ٤٦٧، الرقم/٧٤٣٩، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٥٨، ٢٥٩، الرقم/٥٨٥۔

الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا، نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ، وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، وَمَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا.

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَتَمَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذٰلِكَ لَا تُمَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً، حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكَّرُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَسَعَةُ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ بِكَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: قُوْمُوْا إِلٰى

مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ، فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ. فَنَأْتِي سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ إِلٰى مِثْلِهٖ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى. وَفِي ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ إِلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ **روایت کرتے ہیں** کہ ان کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کردے۔ سعید کہنے لگے: کیا جنت میں بھی کوئی بازار ہوگا؟ انہوں نے کہا: ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو وہ اپنے اَعمال کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے ایّام میں سے جمعہ کے دن کے (دورانیہ کے) برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور باغاتِ جنت میں سے کسی ایک باغ میں اپنی تجلی فرمائے گا۔ جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ ان میں سے ادنیٰ درجے والے مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور (حقیقت میں) وہاں کوئی شخص بھی ادنیٰ نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کروگے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے گا۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں بات کہی تھی؟ پس وہ اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائے گا۔ وہ شخص عرض گزار ہوگا: اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں کیوں نہیں اور میرے معاف فرمانے کی وجہ سے ہی تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ ان پر ایک بادل چھا جائے گا اور (اس

سے) ایسی خوشبو برسائی جائے گی کہ اس طرح کی خوشبو اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہو گی۔ پھر ہمارا پروردگار فرمائے گا: اس انعام و اکرام کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے اور اس میں سے جو تمہارا جی چاہے لے لو۔ پھر ہم بازار میں آئیں گے جہاں فرشتے ہی فرشتے ہوں گے ایسا بازار نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہو گا۔ جو چیز ہم چاہیں گے ہمیں مہیا کر دی جائے گی، (دنیا کی طرح) خرید و فروخت نہ ہوگی۔ اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلند مرتبے والے آگے بڑھ کر ادنیٰ درجے والوں سے ملیں گے، وہاں کوئی ادنیٰ نہ ہوگا پھر وہ (کم درجے والا) اس کا لباس دیکھ کر بڑا متعجب ہو گا۔ ابھی ان کی گفتگو ختم نہیں ہو گی کہ وہ اپنے جسم پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لیے کہ وہاں کسی کو کوئی حزن و ملال نہ ہو گا۔ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آ جائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، آپ واپس آ گئے ہیں، آپ کا حسن و جمال اس وقت سے کہیں زیادہ بڑھا ہوا ہے جس وقت آپ ہم سے رخصت ہوئے تھے۔ وہ کہے گا: آج ہم اپنے ربِ جبّار کی مجلس میں بیٹھ کر آئے ہیں (جس کی وجہ سے) ہم ایسی ہی نورانی شکل وصورت میں تبدیل ہو جانے کے حق دار تھے۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

كَـلَامُهُ تَعَالٰى مَعَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا عامۃ الناس سے کلام فرمانا﴾

٣٧. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص عنقریب (روزِ قیامت) اس حال میں اپنے رب

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿وجوه يومئذ ناضرة ۝ إلى ربها ناظرة ۝﴾، ٦/٢٧٠٩، الرقم/٧٠٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، ٢/٧٠٣، الرقم/١٠١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٨، الرقم/٣٦٧٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ٤/٥٧٧، الرقم/٢٣٥٢، والنسائي في السنن، كتاب الزكوٰة، باب القليل في الصدقة، ٥/٧٤، الرقم/٢٥٥٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ١/٦٦، الرقم/١٨٥۔

سے کلام کرے گا کہ باری تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان یا پردہ حائل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨. عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُوْلُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ. حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهٖ وَرَأٰى فِي نَفْسِهٖ أَنَّهُ هَلَكَ. قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ. وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْأَشْهَادُ: ﴿هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ أَلَا

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم والغضب، باب قول الله تعالى: ألا لعنة الله على الظالمين، ٢/٨٦٢، الرقم/٢٣٠٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهيمة، ١/٦٥، الرقم/١٨٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٣-٦٤، الرقم/٣٤٢٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٥٣، الرقم/٢٧١.

لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ○﴾ [هود، ۱۱/۱۸].

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت صفوان بن مُحرِز المازنی نے بیان کیا ہے: میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ہاتھ دیے چل رہا تھا کہ ایک شخص سامنے سے آیا اور اُس نے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے (روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی سے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپا لے گا پھر اس سے فرمائے گا: کیا تمہیں فلاں گناہ یاد ہے؟ (جو تم نے دنیا میں کیا تھا)؟ کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ بندۂ مومن کہے گا: ہاں، میرے رب! آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اِقرار کر لے گا اور اسے یقین ہو جائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا چاہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ پوشی کی تھی، اور آج تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب تھما دی جائے گی۔ لیکن جہاں تک کافر اور منافق کا معاملہ ہے، (ان سے متعلق قرآن مجید کی یہ آیت ہے:) ﴿هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ كَذَبُوۡا عَلٰى رَبِّهِمۡ ۚ اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ○﴾ ’اور گواہ کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، جان لو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔‘

اِسے امام بخاری، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ. أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ، فَلَمْ تُطْعِمْهُ؛ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي. يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ، فَلَمْ تَسْقِهِ؛ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي.

٣٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ٤/١٩٩٠، الرقم/٢٥٦٩، والبخاري في الأدب المفرد/١٨٢، الرقم/٥١٧، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٠٣، الرقم/٢٦٩، وأيضًا، ٣/٢٢٤، الرقم/٩٤٤، وابن راهويه في المسند، ١/١١٥، الرقم/٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٣٤، الرقم/٩١٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٣٥، الرقم/٨٠٥٣.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا مگر تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اُس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کر لیتا تو مجھے اُس کے پاس موجود پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا حالانکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اسے میرے پاس پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے مجھے پانی بھی نہ پلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو خود رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا، اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے پاس پا لیتا (یعنی اس کے اجر و ثواب کو میرے پاس موجود پاتا)۔

اِسے امام مسلم نے، بخاری نے الأدب المفرد میں اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٠. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ** ﵄، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ، فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ. فَيَقُوْلُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ. فَيَقُوْلُ: بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾. فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَكَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ، وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ؛ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ.

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢١٣، الرقم/٦٩٩٤، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ٥/٢٤، الرقم/٢٦٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ٢/١٤٣٧، الرقم/٤٣٠٠، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٦١، الرقم/٢٢٥ـ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری اُمت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا۔ پھر اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر اتنا طویل ہوگا جتنی طوالت تک نگاہ جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تجھے اس میں سے کسی شے کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (لیکن بایں ہمہ) ہمارے پاس تیری ایک نیکی بھی ہے، آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت - ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ - لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزان کے پاس حاضر ہو جاؤ۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں گناہوں کے ننانوے دفتر رکھے جائیں گے اور دوسرے میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں والا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم ﷺ کی رسالت پر صدقِ دل سے ایمان لانا، ان کی

شہادت دینا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا مبارک ذکر کرنا یہ عمل بہت سے گناہوں پر بھاری ہو جائے گا اور بندے کی مغفرت کا باعث ہوگا)۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَضَحِكَ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ؟ قَالَ: قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بَلٰى. قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَإِنِّي لَا أُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي. قَالَ: فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا. قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ: انْطِقِي. قَالَ: فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ، قَالَ: ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب منه، ٤/٢٢٨٠، الرقم/٢٩٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٧/٥٧، الرقم/٣٩٧٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٤، الرقم/٥٤٦٧۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک آپ ﷺ مسکرا پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بندے کے اپنے رب سے ہونے والے مکالمے پر ہنسی آئی ہے۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ بندہ عرض کرے گا: میں اپنے خلاف اپنے سوا کسی اور کی گواہی قبول نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تمہارے خلاف تمہاری اپنی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی ہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا: بولو۔ پھر اس کے اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں بیان دیں گے، پھر اس کے اور اس کے کلام کے درمیان تخلیہ کیا جائے گا۔ پھر وہ اپنے اعضاء سے کہے گا: دور ہو جاؤ، دفع ہو جاؤ، میں تمہاری طرف سے ہی تو جھگڑ رہا تھا (اور تم نے اپنے ہی خلاف گواہی دے دی)۔

اِسے امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. القرآن الحکیم۔

٢. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٣. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٤. **-الزھد**۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٥. **-الجھاد**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۹ھ۔

٦. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ۔

٧. **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ۔

٨. **-الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ۔

٩. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

١٠. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیھقی

(۳۸۴-۴۵۸ھ)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ۔

۱۱. -شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ۔

۱۲. -المدخل اِلٰی السنن الکبریٰ۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۳. -دلائل النبوہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱٤. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار اِحیاء التراث العربی۔

۱٥. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۱٦. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ۔

۱۷. -الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۱۸. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات، ۱۴۰۶ھ۔

۱۹. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال.** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ۔

۲۰. **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (ولادت: ۳۱۸ھ)۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۲۱. **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۲۲. **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین بأصبھان والواردین علیھا**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۳. **-العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۴. **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، أبوبکر (۲۳۴-۳۱۱ھ)۔ **السنہ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۰ھ۔

۲۵. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۶. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار

الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ۔

٢٧. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٢٨. **-تاریخ الاسلام**۔ القاھرۃ، مصر: مطبعۃ المدنی۔

٢٩. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ۔

٣٠. **الرفاعي**، أحمد بن على بن أحمد بن يحيى بن حازم بن على بن رفاعة (۵۷۸ھ)۔ حالة أهل الحقيقة مع الله۔ دمشق، شام: مکتبۃ العلم الحدیث، ۱۴۲۱ھ۔

٣١. **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٣٢. **ابن سرایا**، محمد بن محمد بن علی بن راجی (۶۷۷-۷۵۴ھ)۔ سلاح المؤمن في الدعاء۔ دمشق + بیروت: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ۔

٣٣. ابو سعد نیشاپوری، عبد الملک بن محمد خرکوشی (م۴۰۷ھ)۔ تهذیب الأسرار۔ ابوظہبی: المجمع الثقافی، ۱۹۹۹ء۔

٣٤. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن

عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ)۔ **الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۵. -**الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۳۶. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ۔

۳۷. -**المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ۔

۳۸. -**المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۳۹. -**المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۴۰. -**مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۴۱. **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۴۲. **ابن عبدالبر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ)۔ **جامع بیان العلم وفضلہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ۔

۴۳. **عبد اللہ بن احمد بن حنبل** (۲۱۳-۲۹۰ھ)۔ **السنۃ**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۴۴. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی

الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ)۔ تاریخ مدینة دمشق المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

٤٥. -تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۱ھ۔

٤٦. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤٧. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ)۔ **الشفاء**۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

٤٨. **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

٤٩. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ)۔ **البدایہ و النہایہ**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ۔

٥٠. **لالکائی**، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

٥١. **ابن ماجہ**، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ۔

٥٢. **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ۔

٥٣. **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٥٤. **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مكتبة النهضة الحديثة، ۱۴۱۰ھ۔

٥٥. **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٥٦. **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

٥٧. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱- ۶۵۶ھ)۔ **الترغيب والترهيب من الحديث الشريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٥٨. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ۔

٥٩. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ۔

٦٠. -**كتاب الأربعين على مذهب المتحققين من الصوفية**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۴ھ۔

٦١. **نووی**، ابو زکریا یحیی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ)۔ ***تہذیب الاسماء و اللغات***۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٢. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافۃ العربیہ، ۱۴۱۱ھ۔

٦٣. -**مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٦٤. **یحییٰ بن معین**، ابو زکریا (۱۵۸-۲۳۳ھ)۔ **التاريخ**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۰ھ۔

٦٥. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ۔